صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 03 مارچ 2025ء بمطابق 02 رمضان المبارک 1446ہجری بعد از دوپہر تین بجکر تئیس منٹ پر منعقد ہوا۔
محترمہ ڈپٹی سپیکر، ثریا بی بی مسند صدارت پر متمکن ہوئیں۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُO هُدًی لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِO فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ Oوَمَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَO یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَO وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۔

(ترجمہ): رمضان وہ مہینہ ہے، جس میں قرآن نازل کیا گیا جو انسانوں کے لئے سراسر ہدایت ہے اور ایسی واضح تعلیمات پر مشتمل ہے، جو راہ راست دکھانے والی اور حق و باطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہیں، لہٰذا اب سے جو شخص اس مہینے کو پائے، اس کو لازم ہے کہ اس پورے مہینے کے روزے رکھے اور جو کوئی مریض ہو یا سفر پر ہو، تو وہ دوسرے دنوں میں روزوں کی تعداد پوری کرے اللہ تمہارے ساتھ نرمی کرنا چاہتا ہے، سختی کرنا نہیں چاہتا اس لئے یہ طریقہ تمہیں بتایا جارہا ہے تاکہ تم روزوں کی تعداد پوری کر سکو اور جس ہدایت سے اللہ نے تمہیں سرفراز کیا ہے، اس پر اللہ کی کبریائی کا اظہار واعتراف کرو اور شکر گزار بنو۔
وآخِرُ الدَعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِینَ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جزاک اللہ۔ جی انور خان صاحب۔

جناب محمد انور خان: جناب عبدالکریم صاحب کا چچا اور ہمشیرہ دونوں وفات پا گئے تھے تو ان کے لئے، اگر فاتحہ خوانی کی جائے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جناب ڈاکٹر امجد صاحب، مرحومین کے لئے دعا کریں۔

(اس مرحلہ پر فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب لائق محمد خان: میڈم سپیکر صاحبہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: لائق محمد خان صاحب کا مائیک On کریں۔

جناب لائق محمد خان: شکریہ جی۔ میڈم سپیکر صاحبہ، چار روز پہلے میرے حلقہ تورغر میں پولیس کی ایک گاڑی کا ایکسیڈنٹ ہوا جس میں سولہ لوگ زخمی ہوئے، شدید زخمی ہوئے، چار چھ کو ہم نے بٹگرام اور باقی جو چھ دس لوگ تھے، ان کو ہم ایوب میڈیکل کمپلیکس ایبٹ آباد لے کر آئے تو وہاں ناقص علاج کی وجہ سے ایک کی اس ہاسپیٹل میں چار گھنٹے بعد Death ہو گئی، بڑی مشکل سے میں نے ایڈوائزر صاحب کے ساتھ رابطہ کیا، میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ان کے دفتر کی طرف سے فون گیا اور تھوڑا بہت ریلیف ملا۔ گزارش یہ ہے کہ سیکیورٹی کے جو لوگ ہیں، یہ ہماری حفاظت کرتے ہیں، اگر ان کا علاج نہیں ہو سکتا صحیح طریقے سے، تو بڑی بے رحمی سے انہوں نے ان کے ساتھ وہ سلوک کیا ایبٹ آباد کمپلیکس میں اور نو دس ابھی بھی وہاں پر پڑے ہوئے ہیں اور کوئی علاج معالجہ ان کا صحیح طریقے سے نہیں ہو رہا، میں آئی جی صاحب کا اور ڈی آئی جی (ہزارہ) کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنے دو ڈی ایس پیز، دو انسپکٹرز اور ڈی پی او تعینات کئے اور ان کو اس نے دیکھا، میں دو دن ان کے ساتھ تھا لیکن ہاسپیٹل کی طرف سے کوئی بھی کسی قسم کی کوئی ان کے ساتھ مدد نہیں ہو سکی۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ رات کو ہم سوتے ہیں اور یہ جاگتے ہیں اور دس دس لوگ شہید ہوتے ہیں رات کو اور یہ صبح پھر وہاں پر کھڑے ہوتے ہیں، اگر ان کا علاج ہمارے صوبے میں نہ ہو سکے تو باقی کا کیا ہو گا؟ مہربانی کر کے اس پہ رولنگ دیں، ایڈوائزر صاحب تشریف فرما ہیں کہ اس کی انکوائری کی جائے تاکہ یہ ظلم کیوں ہوا ہے؟ شکریہ جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جناب احتشام صاحب، ہیلتھ منسٹر، پلیز۔

جناب احتشام علی (مشیر صحت): میں معزز ممبر صاحب کے ساتھ بیٹھ جاؤں گا، ان کے جو بھی تحفظات ہیں تو ان شاء اللہ وتعالیٰ ان کو کلیئر کریں گے، Sorry میں نے ان کا کوسچین 'پراپر' طریقے سے نہیں سنا، شاید ہم نے اس میں آپ کے ساتھ وہ کیا ہوا ہے، مطلب ہے کہ آپ کے ساتھ ہم Contact میں تھے لیکن میں پھر بھی ان کے ساتھ بیٹھ کر جو بھی ایشو ہے، ان شاء اللہ اس کو حل کریں گے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، جناب لائق محمد خان صاحب، آپ منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھیں اور مسئلے کا حل نکالیں۔ تھینک یو۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا منشیات پر کنٹرول مجریہ 2025ء کا زیر غور لایا جانا

Madam Deputy Speaker: Items No 8 and 9: The honourable Minister for Excise, Taxation and Narcotic Control, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Control of Narcotic Substances (Amendment) Bill, 2025 may be taken into consideration at once.

Mr. Khaleeq-ur-Rehman (Minister for Excise and Taxation): I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Control of Narcotic Substances (Amendment) Bill, 2025 may be taken into consideration at once.

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that Khyber Pakhtunkhwa, Control of Narcotic Substances (Amendment) Bill, 2025 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in clauses 1 & 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 1 & 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 & 2 stand part of the Bill. Amendment in Clause 3 of the Bill: Mr. Jalal Khan, MPA, to please move his amendment in clause 3 of the Bill. Mr. Jalal Khan, MPA.

Mr. Jalal Khan: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ I want to move an amendment in clause 3, in clause (e), in the proposed new clause (aj-i), for the word "or" occurring after the word "siddhi", the comma may be substituted, and thereafter, after the word "ganja", the words "or E-cigarettes/vapes containing Cannabidiol (CBD), tetrahydro cannabinol (THC), hexahydrocannabinol (HHC), or containing any other recreational drug" may be inserted. Thank you.

Madam Deputy Speaker: Minister for Excise, please.

جناب خلیق الرحمان (وزیر آبکاری و محاصل): میڈم سپیکر، ایسا ہے کہ ہم آگے اس کے Cannabis regulation rules لے کر آرہے ہیں تو اس میں Already ہم اس کو کافی Define کر کے اس کو Mention کریں گے۔ تو میرا یہ خیال ہے کہ ابھی اس وقت اس کی ضرورت نہیں ہے کہ ہم اس کو اس وقت اس میں ڈالیں اور چونکہ THC (Tetra Hydro Cannabinol) جو ہے اس کو ہم نے Properly define کرنا ہے اور (0.3%) Point three percent جو Limit ہے وہ Already یا اس سے کم ہو، تو وہ Already regularized ہے پوری دنیا میں، تو اس کو ہمیں Properly پھر Define کرنا ہوگا، وہ وہاں پہ پھر Cannabis regulation میں لے کر آئیں گے، تو اس وقت یہ جو امنڈمنٹ ہے تو میری ریکویسٹ ہو گی آنریبل ایم پی اے صاحب سے، کہ وہ اس کو ڈراپ کر دیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جلال خان صاحب۔

جناب جلال خان: میڈم سپیکر، اس میں صرف اور صرف یہ CBD اور THC کی بات نہیں ہے، یہ ایک Alarming چیز ہے سپیکر صاحبہ، ہمارے آج کل یہ Young generation بہت زیادہ Use کرتی ہے اور اس میں Different kinds recreational drugs آتی ہیں، For example اس میں Hashish کے Flavors آتے ہیں، یہ CBD کے آتے ہیں اور میرے خیال میں اس چیز کو اگر Accept کر لیا جائے اس امنڈمنٹ کو، تو اس میں Already میں نے فیزیکل ایک Sample بھی منسٹر صاحب کو دیا تھا اور وہ میرے ساتھ Agree بھی ہوئے تھے، تو میرے خیال میں اس میں کوئی حرج نہیں ہو گا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی وزیر صاحب۔

وزیرآبکاری و محاصل: اس میں لکھا ہوا ہے، اگر آپ (e) کے (aj-i) میں دیکھیں تو اس میں "and other such drugs known by different names;"، تو یہ Already mention ہو چکا ہے اور یہ جو بات کر رہے ہیں تو اس کو ہم نے Further define کرنا ہے جو کہ ہم Cannabis rules لے کر آرہے ہیں، اس میں پھر ہم اس کو باقاعدہ Properly اس کو دیکھ لیں گے، ابھی اس کی ضرورت نہیں ہے، اب ہم موجودہ ایکٹ میں جو چینجز لے کر آرہے ہیں، اس میں اس وقت اس کی ضرورت نہیں ہے، تو میری ریکویسٹ ہو گی کہ اگر Kindly ہمارے آنریبل ایم پی اے صاحب اس کو ڈراپ کریں تو بہتر ہو گا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی جلال خان صاحب۔

جناب جلال خان: میڈم سپیکر، مجھے پتہ نہیں ہے کہ منسٹر صاحب کیوں نہیں Accept کر رہے ہیں لیکن میرے ساتھ Already انہوں نے مان لیا تھا کیونکہ میں نے دو گھنٹے ان کے ساتھ پیریڈ لیا تھا اور ان کو راضی کیا تھا، یہ انہوں نے مان لیا تھا کہ ٹھیک ہے لیکن پتہ نہیں کیوں منسٹر صاحب ابھی On the Floor نہیں لے رہے ہیں اس امنڈمنٹ کو؟ میرے خیال میں میڈم سپیکر، اس میں کوئی حرج نہیں ہے اگر یہ امنڈمنٹ آجائے اور اگر نہیں لانا چاہتے ہیں تو پھر کمیٹی میں بھیج دیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب۔

وزیرآبکاری و محاصل: ان کے بھی Intentions ٹھیک ہیں، میں یہ نہیں کہتا کہ ان کے Intentions غلط ہیں اور ہماری طرف سے بھی، یہ جو چاہ رہے ہیں وہی ہم کرنا چاہ رہے ہیں لیکن وہ Already ہم آگے لا رہے ہیں، تو یہ دوبارہ ہمارے اس ایکٹ میں Repetition ہو جائے گی، تو میری ریکویسٹ ہو گی کہ اگر یہ واپس لے لیں اور اس کو ہم پھر ساتھ بیٹھ کر جب ہم Cannabis rules لے کر آئیں گے تو اس میں پھر ٹھیک کر دیں گے اس کو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی جلال خان صاحب، آپ وزیر صاحب کے ساتھ ٹیبل پر بیٹھ کر ڈسکس کریں۔ جی جلال صاحب۔

جناب جلال خان: ٹھیک ہے میڈم سپیکر، میں اور منسٹر صاحب ڈسکس کر لیں گے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آپ آپس میں بیٹھیں اور مشورہ کریں، تھینک یو جلال صاحب۔ منسٹر صاحب، آپ اس کو سپورٹ نہیں کر رہے تو اوریجنل ہم وہ کریں گے۔

وزیر آبکاری و محاصل: میڈم، میں امنڈمنٹ کو سپورٹ نہیں کرتا ہوں۔
محترمہ ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔
The motion before the House is that the original clause 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The original clause 3 stands part of the Bill. Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his amendment in clause 3 of the Bill. Mr. Ahmad Kundi, please.
Mr. Ahmad Kundi: Thank you Madam, I beg to move that in clause 3, in sub clause (b), for the word 'control', the word 'controlled' may be substituted.
Madam Deputy Speaker: Minister concerned, please.
وزیر آبکاری و محاصل: ٹھیک ہے میڈم، ان کی یہ امنڈمنٹ ٹھیک ہے، We accept the amendment.
محترمہ ڈپٹی سپیکر: آپ Agree کرتے ہیں؟
وزیر آبکاری و محاصل: جی جی۔
Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted. Clauses 4 & 5 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in clauses 4 & 5 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 4 & 5 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 4 & 5 stand part of the Bill. Amendment in Clause 6 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his amendment in clause 6 of the Bill.
Mr. Ahmad Kundi: Thank you, Madam. I beg to move that in clause 6, in the table in column No. 4, after the word "Imprisonment" wherever occurring in the column, the words "at least two years" may be inserted.

Madam Deputy Speaker: Minister, please.
Minister for Excise & Taxation: Madam Speaker, we cannot bind the judicial magistrate either for maximum or minimum penalty.

Which may be upto three years, ہم نے Already mention کیا ہوا ہے کہ "may extend to three years" تو تین سال ہیں تو مطلب یہ والی امنڈمنٹ جو ہے، میری ریکویسٹ ہو گی آنریبل ایم پی اے صاحب سے کہ وہ اس کو Withdraw کر دیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کنڈی صاحب، آپ Agree کرتے ہیں؟

جناب احمد کنڈی: میڈم، اس میں میری گزارش یہی ہے کہ یہ جو کالم نمبر 4 میں ہے، انہوں نے Hashish oil and liquid hashish. میں لکھا ہوا ہے Five years تک انہوں نے Extension رکھی ہوئی ہے، تو میری گزارش یہ ہے کہ اس میں Two years تک ہو جائے، باقی اس میں اگر کیش کا بھی انہوں نے ذکر کیا ہوا ہے، وہ ہو جائے، تو میری یہ تجویز ہے دو سال تک اگر رکھی جائے تو بہتر ہو گا، Otherwise منسٹر صاحب اگر بہت Stress کر رہے ہیں تو میری تو گزارش یہی ہو گی کہ دو سال ہو تو کافی ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر آبکاری و محاصل: میڈم، میری ریکویسٹ ہو گی کیونکہ ہم نے اس پر بڑا کام کیا ہوا ہے اور بڑی محنت سے لے کر آئے ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کنڈی صاحب، آپ Withdraw کرتے ہیں؟

جناب احمد کنڈی: ٹھیک ہے، Withdrawn.

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that the original clause 6 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Original clause 6 stands part of the Bill. Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his amendment in clause 7 of the Bill. Ahmad Kundi Sahib, please.

Mr. Ahmad Kundi: Thank you. I withdraw all my amendments because all are related to the same imprisonment. Thank you, Madam. (Applause)

Madam Deputy Speaker: Thank you. The motion before the House is that the original clause 7 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Original clause 7 stands part of the Bill. Amendment in Clause 8 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his amendment in clause 8 of the Bill.

Mr. Ahmad Kundi: Withdrawn.

Madam Deputy Speaker: Thank you, Kundi Sahib. The motion before the House is that the original clause 8 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Original clause 8 stands part of the Bill. Clauses 9 & 10 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in clauses 9 & 10 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 9 & 10 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 9 & 10 stand part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا منشیات پر کنٹرول مجریہ 2025ء کا پاس کیا جانا

Madam Deputy Speaker: 'Passage Stage': The honourable Minister for Excise, Taxation and Narcotic Control, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Control of Narcotic Substances (Amendment) Bill, 2025 may be passed.

Minister for Excise & Taxation: I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Control of Narcotic Substances (Amendment) Bill, 2025 may be passed.

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Control of Narcotic Substances (Amendment) Bill, 2025 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کوئسچن نمبر168،جناب احمد کنڈی صاحب۔

* 168 _ جناب احمد کنڈی:کیاوزیرآبپاشی ازراہ کرم ارشادفرمائیں گے کہ:

(الف) ارسامعاہدے(IRSA Accord)کے مطابق صوبہ خیبرپختونخواکو پانی کاکتنافیصدحصہ دیاجاتا ہے؛

(ب) متعلقہ پانی کو صوبے کے کن کن اضلاع میں استعمال کیاجاتاہے،نیزاس غیراستعمال شدہ پانی کو کونسا صوبہ اور کتنا استعمال کرتاہے،تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عاقب اللہ خان(وزیرآبپاشی) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) ارسا معاہدے (Water Accord 1991)کے تحت صوبہ خیبرپختونخواکاانڈس سسٹم کے آبی وسائل میں7.45 فی صد حصہ ہے۔(8.45/117.35*100=7.45%)

(2)متعلقہ پانی کو صوبہ کے درج ذیل نہری نظام میں استعمال کیاجاتاہے۔

(i) سوات کینال سسٹم۔

(ii)کابل ریور کینال سسٹم۔

(iii) انڈس کینال سسٹم۔

(iv) کینال سسٹم۔

جوکہ درج ذیل اضلاع کی آبپاشی کی ضرورت پوری کرتاہے:

01	پشاور	07	مانسہرہ
02	چارسدہ	08	ڈی آئی خان
03	نوشہرہ	09	بنوں
04	مردان	10	لکی مروت
05	صوابی	11	کوہاٹ
06	ملاکنڈ		

(3) غیر استعمال شدہ پانی Common Pool میں آتا ہے اور اس کو بقایا صوبے ارسا معاہدے Water Accord کی شق نمبر (2)، شق نمبر (4)، شق نمبر (14b) کے تحت استعمال یا جاتا ہے۔ (درج بالا شقوں کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

<u>جناب احمد کنڈی:</u> شکریہ میڈم، میرا سوال ہے کہ کیا وزیر آبپاشی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ ارسا معاہدے کے مطابق خیبر پختونخوا کو پانی کا کتنا فیصد حصہ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ متعلقہ پانی کو صوبے کے کن کن اضلاع میں استعمال کیا جاتا ہے؟ نیز اس غیر استعمال شدہ پانی کو کون سا صوبہ کتنا استعمال کرتا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟ پہلے تو مجھے یہ بتایا جائے، اس کا جواب دے گا کون؟

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> جناب وزیر قانون آفتاب عالم صاحب۔

<u>جناب احمد کنڈی:</u> آفتاب صاحب دیں گے، چلیں ٹھیک ہے۔ میڈم، میری اس میں گزارش یہ ہے کہ یہ جواب آیا ہے، آفتاب صاحب اس کو خود پڑھ لیں اور آپ بھی پڑھ لیں، آپ دونوں اگر مطمئن ہیں تو پھر میں بھی مطمئن ہوں۔ میرے اس سوال کا، اور ہر سوال کی ایک روح ہوتی ہے، اس سوال کی روح یہ ہے جو ہمارا Unutilized water ہے جو کہ دوسرے صوبے استعمال کر رہے ہیں اور دوسرے صوبوں نے میڈیا پر ایک طوفان برپا کیا ہوا ہے اور اس پانی کا اصل وارث خیبر پختونخوا ہے لیکن ہماری صوبائی حکومت ستو پی کر الحمدللہ سوئی ہوئی ہے، اس کو کوئی پرواہ نہیں ہے کہ یہ پانی کدھر جا رہا ہے، کون استعمال کر رہا ہے؟ میرا سوال اس میں بڑا اہم ہے کہ یہ خیبر پختونخوا کا Unutilized water share دوسرے صوبے استعمال کر رہے ہیں، اس کا جواب ان تین صفحوں میں مجھے نظر نہیں آیا الحمدللہ، اور جو ہمارا پانی کا شیئر ہے، وہ بھی اس سوال کے جواب میں حالانکہ وہ ہر جگہ پہ Determined ہے، آفتاب صاحب کو بھی پتہ ہے، وہ 8.78 ہے، یہاں پہ کسی نے جان بوجھ کر 8.45 کر دیا ہے حالانکہ آفتاب صاحب کو پتہ ہے کہ پوائنٹس کے اوپر اربوں روپے کی یہاں پہ بات ہوتی ہے، یہ سارا سوال کا جواب جو ہے، میں تو کہتا ہوں اس ڈیپارٹمنٹ کے خلاف ایکشن لیا جائے۔ دیکھیں، یہ Recorded history ہے، It is not 8.45, its share is 8.78 اور یہ پوائنٹس میں Billions of rupees کی بات ہے، تو کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیجیں جہاں پہ ہم اس کو باقاعدہ Grill بھی کریں، اس کو Screw بھی کریں، یہ کیا مذاق لگایا ہوا ہے، ایک چیز اگر یہ لکھے ہوئے کو نہیں لکھ سکتے، تو یہ ہمیں جواب کیا دیں گے؟ اور جو اصل میرا سوال ہے اس کا تو جواب ہے ہی نہیں اس میں۔ شکریہ۔

ارباب محمد عثمان خان: میڈم، مختصراً۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ارباب صاحب کا مائیک On کریں پلیز۔

ارباب محمد عثمان خان: شکریہ میڈم۔آفتاب صاحب ہمیں ہر ایک ڈیپارٹمنٹ کے ایک سال سے Ninety percent جو ڈیپارٹمنٹل کوئسچنز آتے ہیں وہ ہمیں یہ دے رہے ہیں، میں تو کمیٹی سے پہلے یہ ریکویسٹ کر رہا تھا کہ آپ کے منسٹرز کہاں ہیں؟ یہ آپ دو مہینوں سے دیکھیں یہ سیشن شروع ہوتا ہے، کورم پورا نہیں ہوتا، آج تو میں بڑا خوش ہوں، میرا خیال نہیں تھا کہ سیشن ہو رہا تھا لیکن گورنمنٹ کو چاہیئے، چیف منسٹر کو چاہیئے کہ کم از کم یہ اسمبلی کی پروسیڈنگز تو دیکھیں، It reflects آپ کے اوپر بڑا Negatively، کہ منسٹرز آتے نہیں ہیں اور آفتاب صاحب ان کی جگہ جواب دے رہے ہیں اور میرا خیال ہے کہ Precedent set کریں کہ جس ڈیپارٹمنٹ کے بھی کوئسچنز ہوتے ہیں، اس منسٹر کو یہاں پہ ہونا چاہیئے، کمیٹی سے پہلے آپ ان کو واضح کریں، یہ آپ کے سیشن کی توہین ہے، پھر جا کر کوئی چیز کو سیریس لے گا، ان کو آپ Bound کریں، میں چیف وہیپ کو بھی یہ ریکویسٹ کروں گا کہ اگر آپ کی ڈسکشن اس میں ہے کہ ایم پی ایز کو آپ لا سکتے ہیں، Please, see کہ یہ ابھی کتنا گزارہ ہے، ایک سال اس کو ہو گیا ہے، منسٹرز Generally یہاں ہوتے نہیں اور یہ ان کا بنیادی کام ہے، تو اگر آپ اسمبلی کو سیریس نہیں لے رہے ہیں تو باقی چیزوں کو آپ کیسے لیں گے؟ تو پلیز یہ آپ Enforce کریں کہ منسٹر کا جو سوال ہوتا ہے، اس پہ ہمارے کافی اخراجات آتے ہیں، حکومت کا اس پہ کافی زیادہ ٹائم خرچ ہوتا ہے یا لگایا جاتا ہے کہ یہ جوابات، اور اس کی ریسرچ کرتے ہیں اور پھر ہمیں یہاں پہ جو ہمارے صاحبان ہوتے ہیں، جو ذمہ دار ہوتے ہیں، موجود نہیں ہوتے ہیں۔

Madam Deputy Speaker: Minister for Law.

وزیر قانون: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔بہت شکریہ میڈم سپیکر، ہمارے Minister for Irrigation جو ہیں ان کی Wife کا ایشو ہے، Hospitalized ہے تو اس وجہ سے وہ آج نہیں آ سکے۔ میڈم سپیکر، جہاں تک سوال کا تعلق ہے تو کنڈی صاحب بالکل بجا فرما رہے ہیں، مجھے بھی جب اس کے اوپر بریفنگ دی جا رہی تھی تو میں نے یہاں پہ اپنے شہر کا، اپنے ڈسٹرکٹ کا نام دیکھا، کوہاٹ کا، تو میں نے بھی یہی سوال اٹھایا کہ ہم تو انڈس کا ایک قطرہ بھی استعمال نہیں کرتے، حالانکہ ہمارے ڈسٹرکٹ میں، میرے حلقے میں بھی اور داؤد شاہ کے حلقے میں بھی تقریباً ڈیڑھ سو کلو میٹر سے زیادہ کی کینال سائڈ جو ہے، ریور سائڈ جو ہے، وہ لگتی ہے ہمارے ڈسٹرکٹ کے ساتھ، لیکن اس کے باوجود ہم انڈس کا ایک قطرہ بھی استعمال نہیں

کرتے، ہم جو استعمال کرتے ہیں، وہاں پہ ہمارا ایک ڈیم بنا ہوا ہے، تاندہ ڈیم، جو کہ ہمارا ایک توئی یا جس کو ہم الگڑا کہتے ہیں جو ہنگو اور اور کرزئی سے آتا ہے پانی، تو اس کے اوپر وہ ڈیم بنا ہوا ہے، تو میں حیران ہوا اور ان کی بات بالکل بجا ہے کہ کبھی کبھار ہمارے ڈیپارٹمنٹس اتنی غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کر لیتے ہیں کہ یہاں پہ پھر ان کو Defend کرنا بڑا مشکل ہو جاتا ہے۔ میڈم، اس کا میرے خیال میں اصل Essence جو اس سوال کا کنڈی صاحب کا مطلب تھا وہ یہی تھا کہ جو ہم استعمال کرتے ہیں، پہلے تو اس کی وضاحت کی جائے کہ کہاں کہاں پہ استعمال ہوتا ہے، کس کس Percentage یا Ratio سے وہاں پہ استعمال ہوتا ہے؟ اور جو ہم استعمال نہیں کرتے یا کوئی دوسرا صوبہ ہمارا شیئر استعمال کرتا ہے تو اس کی وضاحت دی جائے، حالانکہ یہاں پہ کوئی اس کی وضاحت نہیں ہے، تو میں بالکل Agree کرتا ہوں کنڈی صاحب کے ساتھ، اور آپ اس کو کمیٹی میں ریفر کر دیں، یہ بڑا سیریس ایشو ہے، یہ ہمارے صوبے کا ایشو ہے، بلکہ Even میں ان شاء اللہ اس کے اوپر ڈیپارٹمنٹ کو بھی کہنا چاہوں گا، میں منسٹر صاحب سے بھی بات کروں گا، جس طرح ہم نے این ایف سی ایوارڈ Agitate کیا ہوا ہے فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ، کیونکہ اب مرجر کے بعد این ایف سی Redundant ہو چکا ہے تو اس کے لئے نئے این ایف سی کی ضرورت ہے، وقت کی ضرورت ہے، بلکہ آج سے چار پانچ سال پہلے وقت کی ضرورت تھی، جب سے مرجر ہوا ہے اور اسی طرح جو یہ Water accord ہے، تو میرے خیال میں ابھی جو مرجڈ سائڈ جو بھی، پہلے فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ ہوا کرتے تھے مرجڈ یا قبائلی ہمارے اضلاع جو ہیں، وہ ابھی اس صوبے کے ساتھ ہیں، تو اس میں بھی یہ شیئر Definitely ہمارا بڑھے گا اس کے ساتھ، تو یہ دیکھتے ہیں، اس کے اوپر بالکل کنڈی صاحب کے ساتھ میں Agree کرتا ہوں، اس کو کمیٹی ریفر کر دیں جی۔ تھینک یو۔

Madam Deputy Speaker: Is it the desire of the House that Question No. 168, asked by the honourable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Question No. 168 is referred to the Committee concerned. Question No. 171, Janab Ahmad Kundi Sahib.

* 171 _ جناب احمد کنڈی: کیا وزیر امداد بحالی و آبادکاری ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مورخہ 24 مارچ 2018 کو ڈیرہ اسماعیل خان بمقام سکندر جنوبی تحصیل پروا میں بم دھماکہ ہوا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ بم دھماکہ میں کتنے افراد زخمی / شہید ہوئے تھے اور مذکورہ متاثرہ لوگوں کے لئے حکومت کی طرف سے اب تک کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب نیک محمد خان (معاون خصوصی امداد، بحالی و آبادکاری) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) ضروری قانونی کارروائی پوری کرنے کے بعد میڈیکل بورڈ کی رپورٹ کے مطابق شدید زخمی افراد کو امداد دی گئی جس کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب احمد کنڈی: شکریہ میڈم، میرا سوال یہی تھا کہ آیا یہ درست ہے کہ مورخہ 24 مارچ 2018 کو ڈیرہ اسماعیل خان بمقام سکندر جنوبی تحصیل پروا میں بم دھماکہ ہوا تھا؟ اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ بم دھماکہ میں کتنے افراد زخمی اور شہید ہوئے تھے اور مذکورہ متاثرہ لوگوں کے لئے حکومت کی طرف سے اب تک کا اقدامات کئے گئے ہیں، تفصیلات فراہم کی جائیں؟ تو یہ کوئی تفصیل دی گئی ہے۔ آفتاب صاحب، آپ جواب دیں گے؟ تفصیل دی گئی ہے، میرے خیال میں صرف اتنا، بندے اس میں زیادہ تھے لیکن انہوں نے یہ آٹھ بندوں کو شاید غالباً دیئے ہوئے ہیں، اس کو ذرا اگر Re-check کر لیا جائے، زخمیوں کی تعداد اس وقت زیادہ تھی تو یہ اگر دوبارہ Re-confirm ہو جائے اور اس کی Surety دے دی جائے تو میرے خیال میں پھر بہتر ہو جائے گا۔ شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: منسٹر آفتاب عالم صاحب۔

وزیر قانون: کوسچن نمبر 171؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، کوسچن نمبر 171۔

وزیر قانون: بس ٹھیک ہے، میڈم Agree کرتے ہیں۔

Madam Deputy Speaker: Agreed?

Minister for Law: Thank you.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کوسچن نمبر 179، جناب احمد کنڈی صاحب۔

* 179 _ جناب احمد کنڈی: (الف) کیا وزیر آبپاشی ازراہ کرام ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ خیبر پختونخوا چشمہ رائٹ بینک لفٹ کینال منصوبے سے زرعی لحاظ سے خود کفیل ہو سکتا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ صوبے کی معیشت کے لئے نہایت اہم منصوبہ ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ سابق وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا نے اس اہم منصوبے کی فیزیبیلٹی اور پی سی ون کو حتمی شکل دینے کے احکام جاری کئے تھے؛

(د) اگر (الف)، (ب) اور (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ منصوبے کی فزیبلیٹی رپورٹ فراہم کی جائے؛

(ii) منصوبے سے جنوبی اضلاع کی کتنی زمین سیراب ہو گی؛

(iii) منصوبے کا ماسٹر پلان، پی سی ون اور مدت تکمیل کی تفصیلات بھی فراہم کی جائیں؟

<u>جناب عاقب اللہ خان (وزیر آبپاشی) (جواب وزیر قانون نے پڑھا):</u> (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ چشمہ رائٹ بینک لفٹ کینال منصوبے سے ڈیرہ اسماعیل خان میں زرعی انقلاب آئے گا کیونکہ اس منصوبے کی تکمیل پر ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی دو لاکھ 95 ہزار ایکڑ اراضی زیر کاشت آ جائے گی اور پورا صوبہ زرعی لحاظ سے خود کفیل ہو جائے گا، ان شاء اللہ۔

(ب) چشمہ رائٹ بینک لفٹ کینال منصوبے کی تکمیل سے صوبے کو معاشی لحاظ سے استحکام میسر ہو گا۔ زرعی اجناس مثلاً گنا، گندم، چاول، مکئی، چقندر، کپاس، چنا، سورج مکھی، باجرہ اور سرسوں وغیرہ کی فصلات کی بکثرت پیداوار سے کسان خوشحال ہو گا جو صوبے کی معاشی حالت بہتر بنانے میں کلیدی کردار ادا کرے گا۔ علاوہ ازیں لائیو سٹاک کی افزائش بہتر طریقے سے ہو گی جس سے دودھ کی پیداوار میں بھی اضافہ ہو گا۔

(ج) جی ہاں، سابق وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا اس اہم منصوبے کو حتمی شکل دینے کے متعلق احکامات جاری کرتے رہے ہیں اور مسلسل اس پراجیکٹ کے مختلف جزیات پر محکمانہ کارروائی ہوتی رہی ہے۔

(د) (i) منصوبے کی فزیبیلٹی رپورٹ واپڈا کے پاس موجود ہے۔

(ii) اس منصوبے سے ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی دو لاکھ 95 ہزار ایکڑ اراضی سیراب ہو گی۔

(iii) یہ منصوبہ واپڈا بذریعہ کنسلٹنٹ تکمیل کرے گا اور اس کے سارے جزیات واپڈا مہیا کرے گا۔ منصوبے کے چیدہ نکات سوال نمبر 13 کے ساتھ لف ہیں۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

جناب احمد کنڈی: میڈم، یہ سوال بڑا اہم ہے۔آ فتاب صاحب کی توجہ چاہوں گا کیونکہ میرے خیال میں اس کا بھی جواب شاید یہی دیں گے۔ میڈم، یہ کہ آیا یہ درست ہے کہ صوبہ خیبر پختونخوا چشمہ رائٹ بینک لفٹ کینال منصوبے سے زرعی لحاظ سے خود کفیل ہو سکتا ہے؟آیا یہ درست ہے کہ صوبے کی معیشت کے لئے نہایت اہم منصوبہ ہے؟ آیا یہ درست ہے کہ سابق وزیراعلیٰ خیبر پختونخوا نے اس اہم منصوبے کی فیزیبیلٹی اور پی سی ون کو حتمی شکل دینے کے احکام جاری کئے تھے؟اگر (الف)،(ب) اور (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو دونوں مذکورہ منصوبوں کی فیزیبیلٹی رپورٹ فراہم کی جائے، منصوبے سے جنوبی اضلاع کی کتنی زمین سیراب ہو گی؟ منصوبے کا ماسٹر پلان، پی سی ون اور مدت تکمیل کی تفصیل بھی فراہم کی جائے۔ میڈم، یہ بڑا اہم سوال تھا جس میں تمام نچوڑ اس کے آخری جز میں آ جاتا ہے کہ اس کی فیزیبلٹیProvide کی جائے۔ ہمارے خیبر پختونخوا کا اگر وفاق کے ساتھ اس ٹائم، کسی صوبائی حکومت سے بندہ پوچھے تو میرے خیال میں واحد چشمہ لفٹ کینال ہے جس کے اوپر ان کیConsent بھی ہے اور انہوں نے پیسے بھی رکھے ہوئے ہیں لیکن جس بے ترتیبی کے ساتھ اور جس غیر دلچسپی کے ساتھ محکمے کا جواب آیا ہے، یہ تمام جواب نیسپاک کی ایک پرانی کہانی ہے جو دو سال پہلے کا ہے، وہ لکھ کر انہوں نے Copy / paste کر کے بھجوا دیا ہے، خدارا میں یہ کہتا ہوں اس صوبے کے پیسے لگ رہے ہیں، پانچ ارب روپے آپ نے اس سال بھی، بلکہ سات ارب روپے سی ایم صاحب نے یہاں پہ باقاعدہ اعلان بھی کیا تھا اور ہماری اے ڈی پی میں رکھے بھی گئے ہیں، دس ارب روپے، اس کے اوپر کام چل رہا ہے، نہ مجھے آپ نے فیزیبلٹی Provide کی، ہم کیسے اس کوAccountable ٹھہرائیں گے؟ آپ نے سب کچھ واپڈا کی ٹوکری میں ڈال دیا ہے، یہ تو نہیں ہو گا، اگر ہمارا پیسہ واپڈا استعمال کر رہا ہے تو ہم اس کیSupervision کریں گے، ہم اس کو دیکھیں گے کہ بھئی یار! وہ کس طرح استعمال کر رہا ہے، میرےExchequer کے پیسے لگ رہے ہیں، نہ مجھے آپ نے فیزیبلٹیProvide کی اور یہ جو نیسپاک کی بات کر رہے ہیں، ابھی اس کے اوپر Pre-qualification تقریباً فائنل سٹیج پہ پہنچ چکی ہے، پیکجز بن چکے ہیں، وہاں پہ کنسلٹنٹ نیسپاک نہیں بلکہ این ڈی سی ہے، یہ تمام سٹوری بوسیدہ اور ماضی کی ایک کہانی ہے، خدارا، مزید میں بات نہیں کرنا چاہتا لیکن صوبائی حکومت اپنی آنکھیں کھولے، محکمہ جو چیز لکھ دیتا ہے، آپ اس کو یہاں آ کر بیان کر دیتے ہیں، یہ ایک سال پرانی کہانی ہے، اس پہ بڑی نئی ڈویلپمنٹ ہو چکی ہے، وہ ہمیںProvide کی جائے۔ خدارا ہمارے صوبے کے لوگوں کا پیسہ اس پہ لگ رہا ہے، میری گزارش یہی ہو گی کہ تفصیلی بات سٹینڈنگ کمیٹی میں

ہو گی، نہ آپ فیزیبلٹی Provide کر رہے ہیں، Pre-qualification ہو چکی ہے، اس پہ جلد ایوارڈ ہونے جا رہے ہیں اور یہ کنسلٹنسی نیسپاک کے پاس ابھی نہیں ہے، این ڈی سی کے پاس ہے، یہ بھی انہوں نے غلط یہاں پہ ہمیں سٹوری دی ہے، خدارا بہت بڑا پراجیکٹ ہے، اس کے اوپر ذرا آنکھیں کھول کر صوبائی حکومت کرے، Otherwise ہمارا صوبہ Already اپنا پانی کا شیئر استعمال Supervision کرنے کے قابل نہیں ہے، یہ انفراسٹرکچر ملنے جا رہا ہے، اگر اس کے اوپر بھی ہماری سنجیدگی نہیں ہو گی تو میرے خیال میں اس صوبے کا جس طرح بیڑا غرق ہو رہا ہے، مزید اسی طرح چلتا جائے گا۔ شکریہ۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: میڈم سپیکر صاحبہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ریحانہ اسماعیل صاحبہ کا مائیک On کریں۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: شکریہ میڈم سپیکر، جس طرح کنڈی صاحب نے کہا چشمہ رائٹ بینک لفٹ کینال، یہ سالہا سال سے ہم سنتے آ رہے ہیں لیکن ابھی تک اس پہ اس طرح سے سنجیدہ کام نہیں ہوا، ڈیپارٹمنٹ جو جواب دے رہا ہے کہ اس سے پورا صوبہ زیر کاشت آئے گا اور زرعی لحاظ سے یہ صوبہ خود کفیل ہو جائے گا ان شاء اللہ جناب، اب ان شاء اللہ کا ٹائم کب پورا ہو گا؟ ہم اس انتظار میں سالہا سال انتظار کرتے رہے ہیں، پورے صوبے کی بات ہے، پورا ضلع اس سے فیض یاب ہو گا، کم از کم اس پہ سنجیدہ جواب آنا چاہیئے، اس میں ابھی بھی لکھا گیا ہے کہ واپڈا والے پی سی ون دیں گے کنسلٹنسی کے ساتھ، جناب، یہ کوئی سیریس جواب نہیں ہے، اس کو کمیٹی میں ریفر کریں، یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے کہ اسی طرح کے جوابات ہمیں ملتے رہے ہیں اور اب آگے بھی اسی طرح کے جوابات پہ ہم گزارہ کریں گے۔ شکریہ میڈم سپیکر۔

Madam Deputy Speaker: Minister for Law, please.

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون): شکریہ میڈم سپیکر، اس میں اس طرح ہے کہ چونکہ یہ پراجیکٹ جو ہے، چشمہ رائٹ بینک کینال، یہ Basically واپڈا Execute کرے گا، واپڈا اس کے لئے Responsible ہے، پراونشل گورنمنٹ Thirty five percent یعنی Sixty billion rupees provide کرے گی اور باقی کے Sixty five percent payment فیڈرل گورنمنٹ ادا کرے گی، تو اس میں جو پراونشل گورنمنٹ ہے لینڈ ایکوزیشن کی حد تک Involve رہے گی۔ باقی یہ فیڈرل گورنمنٹ کا سبجیکٹ ہے اور اس میں 'میجر' جنگ فیڈرل گورنمنٹ کا (محکمہ) فنانس کرے گا اور Execute بھی واپڈا کرے گا، تو واپڈا آپ کو پتہ ہے فیڈرل گورنمنٹ کے پاس ہے لیکن جہاں تک کنڈی صاحب نے فیزیبلٹی کی بات کی یا کنسلٹینسی کی بات کی، تو یہ ان کی بات ٹھیک ہے کہ ہمیں تو یہ بریف

کیا گیا کہ اس کے اوپر ابھی کام شروع ہے، ابھی فائنل سٹیج میں ہے، بہر حال اگر یہ کہتے ہیں تو اس سوال کو میرے خیال میں آپ ڈیفر کر دیں، میں دوبارہ بھی چیک کر لیتا ہوں، اگر اس کی کوئی فیزیبلٹی وغیرہ ہے تو وہ آپ کو یہاں پہ Provide کر دی جائے گی۔ باقی تو میرے خیال میں اس سوال میں کوئی وہ Technicality ہے نہیں کہ اس کو کمیٹی ریفر کیا جائے، تو کنڈی صاحب سے میری ریکویسٹ ہو گی کہ اس کو ڈیفر کر دیں، اگر اس کی کوئی فیزیبلٹی ہمارے پاس Available ہے تو وہ آپ کو Provide کر دیتے ہیں۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: کنڈی صاحب۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: شکریہ میڈم، دیکھیں بات یہ ہے کہ اس طریقے سے تو یہ نہیں ہو گا، دس ارب روپے ہم ایک ڈیپارٹمنٹ کو دے رہے ہیں تو کیا ہم اس کو چھوڑ دیں گے کہ بھئی! وہ جائیں، دس ارب روپے اس سال صرف ہم نے دیئے ہیں، اس ایگریمنٹ کی جو روح ہے، وہ یہ Sixty five percent جو ہے وہ فیڈرل کرے گا اور Thirty five صوبہ کرے گا، اگر یہ دو سو ارب کا کام ہے تو اس میں تقریباً خیبر پختونخوا کا 70 یا 80 ارب روپیہ لگے گا۔ میں نے سوال کیا مجھے فیزیبلٹی Provide کی جائے اور مجھے بتایا جائے کہ یہ کب تک تکمیل پذیر ہو گا، کب تک یہ پایا تکمیل تک پہنچے گا؟ اگر آپ سوال میں دیکھیں تو میں نے لکھا ہوا ہے کہ منصوبے کا ماسٹر پلان پی سی ون اور مدت تکمیل کی تفصیل بتائی جائے؟ اگر ہمارے محکمے کو یا صوبائی حکومت کو مدت تکمیل کا پتہ ہی نہیں ہے، آخر کوئی پراجیکٹ جب بنتا ہے تو اس کی ہمیشہ فیزیبلٹی ہوتی ہے، پی سی ون ہوتا ہے، اس کا ٹائم پیریڈ ہوتا ہے، ہر چیز Mentioned ہوتی ہے، میں صوبے کا وارث ہوں، صوبے کے Exchequer کے پیسوں کی Supervision کے لئے مجھے یہاں پہ بٹھایا گیا ہے، اگر میں انہیں دس ارب روپے دے رہا ہوں تو میں پوچھوں گا، مہربانی کر کے اس کو سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیجا جائے کیونکہ سٹینڈنگ کمیٹیاں ہی Supervision اور Accountability کے لئے سب سے اہم فورمز ہیں اور یہ صوبے کی بات ہے، کسی کی ذات کی بات نہیں ہے، اگر میں دس ارب دے رہا ہوں، اس سے تو میں پوچھوں گا بھی سہی اور یہ تو کہہ رہے ہیں واپڈا کا کام ہے، واپڈا کو ہم یہاں پہ بلا سکتے ہیں، All federal regularity authorities are under the CCI، یہ غلط بات ہے صوبائی حکومت کی کہ وہ یہ کہے کہ بھئی یار! یہ فیڈرل کا ہے، اگر فیڈرل کو میں پیسے دے رہا ہوں، جب میں پیسے دوں گا تو میں پوچھوں گا بھی سہی، میں اس کی Supervision بھی کر سکتا ہوں، میں اس کی Progress review

بھی کر سکتا ہوں، تو خدارا یہ غیر سنجیدہ رویہ چھوڑ دیں، اس چیز کو سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیجا جائے، میری گزارش ہے، یہ پورا ہاؤس بیٹھا ہوا ہے، یہ ہمارا بڑا اہم پراجیکٹ ہے، فلیگ شپ پراجیکٹ ہے، پی ٹی آئی گورنمنٹ کا، میری گزارش ہو گی کہ اس کو آپ مہربانی کر کے سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیج دیں تاکہ یہ صوبے کا مقدمہ ہے، صوبے کے مقدمے کو ہم اٹھائیں اور اس چیز کو Ensure کرائیں تاکہ ہمارا جو پیسہ لگ رہا ہے وہ صحیح جگہ پہ لگ سکے۔ شکریہ۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> جی آفتاب عالم صاحب، کمیٹی میں بھیج دیں؟

<u>وزیر قانون:</u> میڈم، میں نے Already گزارش کی ہے کہ اس کو اگر ڈیفر کیا جائے تو Detailed feasibility اگر ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے پاس موجود ہے اور ظاہری بات ہے کہ انہوں نے مانگی ہے اور انہوں نے Provide نہیں کی، تو اس کا مطلب ہے کہ وہ Detailed feasibility جو اس کی Already executing agency جو ہے وہ فیڈرل گورنمنٹ کے پاس ہے، واپڈا ہے، تو یہاں پہ Available نہیں ہو گی۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> جی احمد کنڈی صاحب۔

<u>جناب احمد کنڈی:</u> جان! یہ بڑا اہم پراجیکٹ ہے، بڑی ڈیٹیل میں اس کے (مداخلت) ہاں، تھینک یو۔

<u>Madam Deputy Speaker:</u> Is it the desire of the House that the Question No. 179, asked by the honourable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Madam Deputy Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it. The Question No. 179 is referred to the concerned Committee. Question No. 451, Mr. Adnan Khan Sahib, MPA.

* 451 _ <u>جناب عدنان خان:</u> کیا وزیر سوشل ویلفیئر ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے رمضان پیکج کے تحت حلقہ وائز ایک کروڑ اور فی کس دس ہزار روپے کا اعلان کیا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اب تک کتنی رقم مستحقین کو ادا کی گئی اور کس طریقہ کار کے تحت ادا کی گئی، آیا مذکورہ رقم منتخب نمائندوں ایم پی ایز کے ذریعے تقسیم کی گئی ہے یا نہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>سید قاسم علی شاہ (وزیر سماجی بہبود):</u> (الف) جی ہاں، تاہم بعد میں صوبائی کابینہ نے اپنے دوسرے اجلاس منعقدہ 28 مارچ 2024ء کو مذکورہ پیکیج کو عید پیکیج میں تبدیل کر دیا تھا۔

(ب) (1) اب تک عید پیکیج کی مد میں مبلغ -/1,011,260,000 روپے 101,126 مستحقین میں تقسیم کئے گئے ہیں۔

(2) مذکورہ پیکیج کے تحت ادائیگی کا طریقہ کار صوبائی کابینہ نے اپنے دوسرے اجلاس منعقدہ 28 مارچ 2024 میں منظور کیا تھا۔ (تفصیلات ایوان کو فراہم کی گئیں)۔

(3) تمام سیاسی و سماجی اشخاص بشمول سیاسی نمائندوں / ایم پی ایز نے مستحقین کی نشاندہی کی تھی، نیز علاقے کے لوگوں نے اپنی مدد آپ کے تحت بھی مستحقین کی نشاندہی کی تھی۔

<u>جناب عدنان خان:</u> اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ شکریہ میڈم سپیکر صاحبہ، یہ کوسچن میں نے پوچھا تھا، یہ ایک سال ہو گیا ہے کیونکہ ابھی دوبارہ رمضان بھی آ گیا ہے اور اس میں اگر آپ یہ دیکھ لیں کہ میں نے کوسچن کیا تھا کہ آیا درست ہے کہ حکومت نے رمضان پیکیج کے تحت حلقہ وائز ایک کروڑ اور فی کس دس ہزار روپے دینے کا اعلان کیا تھا؟ جواب آیا ہے "جی ہاں"، تاہم بعد میں صوبائی کابینہ نے اپنے دوسرے منعقدہ اجلاس 28 مارچ 2024 میں مذکورہ پیکج کو عید پیکج میں تبدیل کر دیا تو یہ پرانا جو رمضان پیکیج تھا اس کو پھر عید پیکج میں تبدیل کیا گیا اور اس میں پھر میں نے یہ پوچھا تھا کہ اب تک کتنی رقم مستحقین کو ادا کی گئی ہے؟ اس میں صرف مجھے مکمل جو ہمارے ضلعے ہیں، اس کی تفصیل دے دی گئی ہے، باقی یہ تفصیل نہیں ملی ہے کہ کس کس کو ملی ہے اور کس کے تحت ملی ہوئی ہے، کس طریقہ کار کے تحت ادا کی گئی ہے؟ تو یہ طریقہ کار کے تحت جو خود یہ بتا رہے ہیں، جو خود مجھے جواب مل رہا ہے، اس میں یہ Minutes of second meeting of the Provincial Cabinet, held on 28th March, 2024 اگر آپ اس کو دیکھ لیں میڈم سپیکر، تو اس میں یہ جو سلیکشن کا جو طریقہ کار ہے، اس میں ڈپٹی کمشنر چیئرمین ہے، ڈسٹرکٹ سوشل ویلفیئر آفیسر ہے اور ڈسٹرکٹ زکواۃ آفیسرز اس کے ممبرز ہیں اور اس میں اگر آپ یہ کیبنٹ کا وہ Decision اگر آپ دیکھ لیں کہ اس میں انہوں نے

کیبنٹ میں جو Decision کیا ہوا تھا کہ یہ جو Political representation ہے، اس کے ذریعے یہ Disbursement ہو گی، تو میں اس ہاؤس سے پوچھتا ہوں، میں منسٹر صاحب سے پوچھتا ہوں کہ خود کیبنٹ کا جو Decision ہے کہ Political representatives اس پیکج کو تقسیم کریں گے، میرے سے تو کسی نے نہیں پوچھا ہے اور کیبنٹ کہتی ہے کہ Political representatives، تو Political representative تو PK-101 کا میں ہوں، یہاں میرے پیچھے میرے کرم کا ایم پی اے بیٹھا ہوا ہے، کرم میں انہوں نے Show کیا ہوا ہے کہ دو ہزار لوگوں کو یہ پیکج مل چکا ہے، حالانکہ کرم میں تو حالات ایسے ہیں کہ وہاں پہ تو یہ تقسیم بھی نہیں ہو سکتا ہے، وہاں پہ تو مومنٹ بھی نہیں ہو سکتی ہے، وہاں پہ تو آپ دیکھ لیں لوگ ہیلی کاپٹر کے ذریعے ہم وہاں سے Evacuate کرتے ہیں اور یہاں پہ ہمیں یہ بتا رہے ہیں کہ ہم نے یہ پیکج دے دیا ہے، تو میڈم سپیکر، گورنمنٹ سے میری یہ التجاء ہے، منسٹر صاحبان سے کہ اس میں کافی Lacunas ہیں، اس میں ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے، ہمارے ساتھ کسی نے بھی، ڈپٹی کمشنر نے بھی ہمیں Onboard نہیں لیا ہے اور خود اس میں، میڈم سپیکر، میں منسٹر صاحب کی توجہ چاہتا ہوں کہ اس میں کیبنٹ کا Decision ہے تو یہ ابھی ان کے اوپر Depend کرتا ہے کہ آپ اپنے Cabinet decision کو اسی طرح ہوا میں اڑتا ہوا دیکھ رہے ہیں کہ وہاں پہ کسی Public representative کے ساتھ کوئی مشورہ نہیں ہوا ہے، کوئی لسٹ شیئر نہیں ہوئی ہے اور انہوں نے پیکج تقسیم کیا ہوا ہے، تو یہ ان کی بے حرمتی ہے اور کیبنٹ کی میٹنگ کے جو Minutes ہیں، یہ اس کی بے حرمتی ہے، میں تو یہ کہتا ہوں کہ Kindly مہربانی کر کے اس کو سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیج کر اس کے اوپر مدلل ہمیں تفصیل بتائی جائے کیونکہ تفصیل بھی نامکمل ہے اور ان کا جو خود Provide کردہ مواد ہے، اس میں خود یہ اپنے پاؤں کے اوپر خود کلہاڑی مار رہے ہیں۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: جناب کنڈی صاحب، کنڈی صاحب کا مائیک On کریں۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: میڈم، سپلیمنٹری کوسچن ہے، عدنان صاحب کا سوال بڑا Pertinent ہے، انہوں نے کہا ہے کہ کیا طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے؟ ایک لاکھ لوگوں کو ایک ارب تقسیم ہوئے ہیں، صوبائی حکومت نے کئے ہیں اور اس کا طریقہ کار کیبنٹ نے یہ رکھا تھا کہ Public representatives کے Through ہوں گے، جس طرح انہوں نے کہا، میں بھی ڈی آئی خان کا Representative ہوں، ہم سے کوئی مشاورت نہیں ہوئی اور میری گزارش یہی ہو گی منسٹر صاحب سے کہ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی میں آپ

بھیجیں کیونکہ ایسا نہ ہو کہ یہ گندم سکینڈل کی طرح جب آپ یہاں پہ چیزوں کو سٹینڈنگ کمیٹیوں کو نہیں بھیجیں گے تو دوسرے فورمز آئیں گے، نیب کی طرح، اینٹی کرپشن کی طرح وہ آکر پھر Accountability کریں گے، اس سے بہتر یہ ہے کہ کیوں نہ ہم خود بیٹھ کر Accountability کریں اور ان چیزوں کو ٹھیک کریں، جو آپ کے فیصلے ہیں من وعن ان کے اوپر تعمیل کی جائے۔ شکریہ۔

ارباب محمد عثمان خان: میڈم!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عثمان صاحب کا مائیک On کریں۔

ارباب محمد عثمان خان: شکریہ میڈم سپیکر، یہ سوال میں نے بھی چار پانچ مہینے پہلے جب کیا تھا اور اس میں رمضان پیکج کی Distribution جو ہو رہی تھی تو ہمارے لوکل گورنمنٹ کے منسٹر صاحب نے یہ جواب دیا تھا کہ اس ٹائم ان کے پاس یہ اختیار نہیں تھا، حالانکہ جتنی بھی تقسیم رمضان پیکج کی گئی تھی، وہ اے سیز اور ڈی سیز کے ذریعے کی گئی تھی اور میں صرف یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ ہماری پارٹی کے لئے آپ سوچیں، میری جو معلومات ہیں کہ دو تین جو پشاور ڈسٹرکٹ میں حلقے آتے ہیں، وہاں پہ جو Distribution ہوئی ہے وہ مستحقین کو نہیں پہنچی ہے اور اس پہ کمیٹی کے ساتھ، ایک دفعہ پھر آپ پیکج دے رہے ہیں، بہت خوش آئند بات ہے، غریبوں کو یہ چیزیں ملنی چاہیئے، ابھی تک تو کوئی چیز ملی نہیں، گندم کا کیا حال ہے، جو ہمارے ریٹس وغیرہ ہیں، جب بات پوچھی جاتی ہے تو ہم ڈالتے ہیں کہ فیڈرل گورنمنٹ نے ہمیں مراعات نہیں دی ہیں، جب اس کی بات آتی ہے، وہ بجٹ ہم سے وہ Lapse ہوتا رہا ہے، تو میری یہ ریکویسٹ ہو گی، اگر آپ کو ہمارا خیال نہیں ہے، تو جو پرفارمنس آڈٹ ہمیں وہ پچھلا اس کا چاہیئے تھا، ابھی بھی آپ دیکھیں گے جو مستحق لوگ ہیں، تو مہربانی فرمائیں کہ ان کو آپ یہ جو Disbursement کر رہے ہیں، ان کو یہ پیسے پہنچنے چاہئیں۔ دوسرا بہت ہی آسان، ایک تو آپ سوچیں گے کہ آپ اس میں ہمارے لئے لیگل اور ٹیکنیکل ایشو بنا رہے ہیں لیکن گورنمنٹس ہماری بھی رہی ہیں اور جب رہی ہیں تو آپ معلومات کر لیں یہاں ہمارے ساتھی بیٹھے ہیں کہ ہم اپوزیشن کو پہلے جو ان کے فنڈز تھے وہ پہلے پیسے دیتے تھے، تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ ایک طرف اپنے ایم پی ایز کو اور اس کے ساتھ جو Non elected candidates ہیں، ان کو بھی آپ یہ Discretion دے رہے ہیں، ہم کورٹ چلے جائیں گے تو نہ آپ کا کام ہو گا نہ ہمارا کام ہو گا، کیوں آپ یہ تاثر دے رہے ہیں کہ ہم اپوزیشن آپ کا یہ کام بند کرانا چاہ رہے ہیں، ہم بند نہیں کرانا چاہ رہے ہیں، لہذا آپ اس کو ضرور بھیجیں اور جیسے میرے ساتھیوں میں عدنان صاحب اور احمد خان نے

بات کی ہے، کمیٹی کو بھی جانا چاہیئے اور اس کے ساتھ جو Previously اس پہ ڈسکشن ہوئی تھی، اس کا ہمیں پر فارمنس آڈٹ بھی چاہیئے کہ جو مستحقین ہیں ان کو آیا یہ پیسے ملے ہیں کہ نہیں ملے؟ شکریہ۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> ریاض شاہین صاحب کا مائیک On کریں۔

<u>جناب محمد ریاض:</u> شکریہ جی۔ جس طرح ہمارے Colleagues نے بتا دیا، اس کے وہ اس میں میں نہیں جاؤں گا لیکن سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ کہہ رہا ہے کہ مطلب ایم پی ایز کے Through، تو یہ تو ہم سے بھی کسی نے نہیں پوچھا ہے اور ساتھ ہی ساتھ کرم کے حالات کا تو سب کو پتہ ہے اور یہ جو بتا رہا ہے کہ دو ہزار بندوں کو اس کا پیکیج مل چکا ہے، ہمارے اب وہاں پہ چیئرمین زکواۃ کی کمیٹی تک نہیں بنا ہے، تو یہ کس کے Through مطلب یہ سارا کچھ ہو چکا ہے اور یہ اس کو بھی اس کا جو عمل ہے تیز کیا جائے اور جو ہمارے زکواۃ کے چیئرمین وغیرہ ہیں، وہ ڈی سی سے اس کا ڈیٹا اکٹھا کر دیں تاکہ اس کا وہ بھی ہو جائے تاکہ ہمارے لوگ جو ہیں ابھی اس سے مستحقین کو وہ اپنا سارا کچھ مل سکے لیکن یہ بھی کمیٹی میں بھیجنا اس لئے بہت ضروری ہے کہ ابھی جو دو ہزار کا کہہ رہے ہیں کہ یہ مطلب مل چکے ہیں، یہ ابھی تک، ابھی بھی میں نے پوچھا ہے کسی سے کہ ابھی تک ایک پیسہ بھی نہیں ملا ہے اور جو پرانا ہے، اس کے اوپر بھی ہم کہہ رہے ہیں کہ اس کے اوپر بھی انکوئری کی جائے کہ کس طرح ملے ہیں اور کس کس کو ملے ہیں؟ Thank you so much.

<u>Madam Deputy Speaker:</u> ٹھیک ہے۔ Minister for Law, please.

<u>وزیر قانون:</u> شکریہ میڈم سپیکر۔ اس میں میڈم، اس طرح ہے کہ یہ تو لگ بھگ ایک سال پورا ہونے کو ہے جب یہ رمضان پیکیج یا عید پیکیج جس کی Distribution ہوئی تھی، Last میرے خیال میں مارچ میں، تو جہاں تک اس کی Transparency کا تعلق ہے تو میڈم، میں خود اس بات کا گواہ ہوں کہ جب پارلیمنٹیرینز کی طرف سے نام دیئے گئے تھے تو اس میں میرے خیال میں Fifty / sixty percent جو ہے یا Forty percent تک جو نام ہیں وہ ڈراپ کئے گئے، وہ اس وجہ سے کہ اس کا Criteria بڑا Tough تھا، وہ جو نام، جو Deserving لوگ جو احساس پروگرام یا BISP پروگرام کے Criteria کے اوپر نہیں اترتے تھے تو ان کے نام Automatically اس سے Filter ہوئے، تو میڈم، یہ حقیقت ہے وہاں پہ، اور اس کے ساتھ ساتھ پھر دوبارہ نام دیئے گئے اس کو، وہ مطلوبہ جتنی بھی اس کی تعداد تھی وہ پوری کی گئی، تو ہم اس کو بالکل Oppose کرتے ہیں، اس کو بالکل کمیٹی بھیجنے کی ضرورت بھی نہیں ہے اور ان شاء اللہ اس دفعہ بھی بڑا Transparent طریقے سے ہوگا اور اگر ہمارے اپوزیشن کے آنریبل ممبران

کا جہاں تک تعلق ہے کہ ان کو نہیں دیئے گئے ہیں تو یہ ہمارے علم میں نہیں ہے، ہم بات کر لیں گے چیف منسٹر صاحب سے، اس دفعہ تو ان کو بھی تھوڑا بہت Compensate کیا جائے گا، بہر حال جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے تو میڈم، اس کو ہم بالکل کمیٹی نہیں بھیجنا چاہتے، اس کے اوپر آپ ووٹنگ کریں جی۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: جی عدنان صاحب۔

<u>جناب عدنان خان</u>: میڈم سپیکر، ہم ان سے کوئی بھیک نہیں مانگتے ہیں اور نہ ہم کوئی ان سے یہ کوسچن کرتے ہیں، صرف ان کو یہ یاد دلا رہے ہیں کہ آپ لوگوں کا Cabinet decision ہے، آپ لوگوں کی کیبنٹ نے ایک Decision لیا ہوا تھا کہ Political representatives نام دیں گے، مجھ سے کوئی نام نہیں مانگا گیا ہے، میں نے کوئی بھی نام نہیں دیا ہوا ہے، یہ پوری اپوزیشن کی طرف سے کسی نے بھی نام نہیں دیا ہوا ہے، نہ ہمیں آپ کے بھیک کی ضرورت ہے، اپنے پاس ہی رکھیں، یہ پیکیج بھی رکھ لیں، آپ لوگ خود اس کو Embezzlement کریں کیونکہ اس میں کافی Embezzlement ہوئی ہے۔ میڈم سپیکر، ہم صرف یہ چاہ رہے ہیں کہ اس کی سکروٹنی ہم کروا دیں، بے شک ہمارے ذریعے بالکل Distribution نہ کریں، اپنے ذریعے کر لیں، جو شکست خوردہ عناصر ہیں ان کو یہ فنڈ دے دیں، ان کے ذریعے یہ Distribution کر دیں لیکن صرف شفافیت ہم چاہتے ہیں کیونکہ اس پارٹی کا جو منشور ہے وہ تحریک انصاف ہے، میڈم سپیکر، ہم نے انصاف کے متوالوں سے صرف انصاف کی توقع رکھنے کے لئے یہ کوسچن Put کیا ہے (تالیاں) کہ آپ انصاف کیجئے کہ لوگوں کو حق نہیں پہنچا ہے، میرا کرم کا ایم پی اے آپ کے سامنے بیٹھا ہوا ہے، آپ کہہ رہے ہو کہ کرم میں ہم نے Distribution کی ہوئی ہے لیکن وہ کہہ رہا ہے کہ کرم میں کوئی Distribution نہیں ہوئی ہے، میں صرف شفافیت کی بنیاد کے اوپر کہ آپ لوگوں کا جو نعرہ ہے، آپ لوگوں کا جو مینڈیٹ ہے، اس کا صرف پاس رکھ لیں، بے شک کمیٹی میں نہ بھجوائیں، میں صرف یہ نہیں کہتا ہوں لیکن آپ لوگوں کا اپنا جو آرڈر ہے، اس کی خود آپ تذلیل کر رہے ہیں۔ تھینک یو۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: جی ریاض صاحب۔

<u>جناب محمد ریاض</u>: سپیکر صاحبہ، یہ کہہ رہا ہے لسٹ ہے، میں یہ بتا تا چلوں لاء منسٹر صاحب کو، کہ مجھ سے لسٹیں مطلب لی گئی تھیں Sorry، کیونکہ روزہ ہے، پتہ ہی نہیں چلتا، کبھی کبھی دماغ گھوم جاتا ہے، مجھ سے لسٹیں مانگی گئی تھیں لیکن اس لسٹوں میں سے ایک کو بھی پیسے نہیں ملے ہیں، وہ لسٹ میں نے ڈی سی کے

ساتھ بھی شیئر کی تھی، اے سی کے ساتھ بھی میں نے شیئر کی تھی، وہ سب کو میں بتا سکتا ہوں، واٹس ایپ پہ بھی میرے پاس وہ سارا ڈیٹا پڑا ہے لیکن ان میں سے ایک بندے کو بھی نہیں ملے اور وہ مستحقین بھی ہیں، وہ بھی میں آپ کو بتادوں، اس لئے میں کہہ رہا ہوں کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے، کمیٹی میں ریفر کیا جائے تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے کہ کیا وہ لوگ مستحقین تھے کہ نہیں تھے؟

Madam Deputy Speaker: Minister for Law, please. Ji, Kundi Sahib.

جناب احمد کنڈی: میڈم میری۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: رمضان کا مہینہ ہے، ان شاء اللہ۔۔۔۔

جناب احمد کنڈی: جی جی، آئندہ صبر سے۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: مہینے کی طرح ہی جائیں گے۔۔۔۔

جناب احمد کنڈی: میری تو توقع یہ تھی کہ آفتاب صاحب اٹھیں گے اور کہیں گے کہ جو ریکارڈ آپ کو چاہیئے وہ ہم آپ کو دیتے ہیں، ہم اس بات پہ بھی Stress نہیں کر رہے ہیں کہ میرے ڈی آئی خان کو آپ نے پیسے کس کے Through دیئے ہیں، ہم چاہ رہے ہیں کہ ہم اس کو Accountable کریں، ایک لاکھ لوگوں کو آپ نے ایک ارب روپے دیئے ہیں، میری گزارش یہی ہو گی آفتاب صاحب سے، صوبائی گورنمنٹ سے، اگر آپ نے بنوں میں کسی کو دیئے ہیں تو عدنان صاحب کو بلالیں کہ بھئی! یہ دو ہزار بندے ہیں، ان کو آپ دیکھ لیں، اگر ان کے اوپر آپ کو کوئی اعتراض ہے یا ڈی آئی خان میں اگر آپ مجھے سمجھتے ہیں جو مجھے دکھادیں کہ بھئی یار! یہ ہم نے دیئے ہیں، یہ حقدار ہیں یا نہیں؟ ہم چاہتے ہیں یہ Accountability اسی پارلیمان کے اندر ہو۔ اب آپ کا گندم سکینڈل جو ہے وہ نیب نے اٹھا لیا ہے کیونکہ آپ نے یہاں ڈسکشن کرنے نہیں دیا، اگر یہاں پہ ہم ڈسکشن کرتے اور آپ سچ کے اوپر ہیں تو کیا اعتراض ہے آپ کو ریکارڈ دینے میں؟ آپ دے دیں، یہ کہہ دیں کہ یہ ریکارڈ ہے، یہ پکڑلیں، اس میں آپ ہمیں بتائیں، بلکہ آپ ہماری تصحیح کریں، ہم یہاں پہ گورنمنٹ کی بے توقیری کرنے کے لئے نہیں بیٹھے، یہ فورمز جو بنے ہوئے ہیں سٹینڈنگ کمیٹیوں کے، وہ اس لئے بنے ہوئے ہیں کہ ہم وہاں پہ بیٹھ کے گورنمنٹ کی ڈائریکشن کو اور اس کے اقدامات کو Accountable کر سکیں۔ تو میری دست بستہ گزارش یہ ہو گی کہ صوبائی حکومت سختی نہ کرے، Off the record, on the record بیٹھ کر یہ ڈیٹا Provide کر دیں، یہ تو اتنا کوئی مشکل کام نہیں، اور انہوں نے اچھا کام کیا ہو گا، Hundred percent

کوئیEmbezzlement نہیں ہو سکتی، جو ڈیٹا ہے وہ ان کو دے دیں، اگر اس میں سے کوئی غلط چیز ہو گی تو اس کو اپوزیشن Identify کر لے گی، آپ کا کام آسان ہو جائے گا۔ شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر امجد صاحب، پلیز۔ ڈاکٹر امجد صاحب کا مائیک On کریں۔

جناب امجد علی (معاون خصوصی برائے ہاؤسنگ): شکریہ میڈم سپیکر، جس طرح یہ کوئسچن عدنان صاحب نے اٹھایا ہے تو پہلے میں واضح کرتا چلوں، چونکہ آفتاب صاحب کے پاس اس کی کوئی ڈیٹیل نہیں تھی اور نہ ہی ان کو یہ کوئسچن حوالے کیا گیا تھا لیکن پھر بھی انہوں نے جواب دیا۔ میڈم سپیکر صاحبہ، یہ جو پچھلے رمضان میں عید پیکیج دیا گیا تھا، ایک تو یہ Totally جو BISP data تھا بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کا، جس میں اس کی غربت کا اپنا سکور ہوتا ہے، اس پہ دیا گیا تھا اور Ninety percent جو ڈیٹا تھا وہ وہاں سے لیا گیا تھا اور ماشاء اللہ کنڈی صاحب کی حکومت ہے سندھ میں، تو اس BISP پروگرام کا جو ڈیٹا انہوں نے بنایا تھا تو اس میں تو اٹھارہ، بیس اور اکیس گریڈ کے آفیسر ز بھی وہاں پہ BISP والے وہ پیسے لے رہے ہیں اور وہ ان کو بھی شامل کیا گیا تھا، تو اگر ان کو ڈیٹا پہ اعتراض ہے تو ڈیٹا تو ان ہی کی حکومت میں بنا تھا، تو اس ڈیٹا پہ ہم نے یہ دیا تھا اور یہ Totally کمشنر اور اسسٹنٹ کمشنر نے چیک دیئے تھے اور میرے خیال میں پہلے بھی اس پہ ایک کوئسچن آیا تھا اور اس پہ ہمارے لوکل گورنمنٹ کے منسٹر صاحب نے Comprehensive جواب دیا تھا، ارباب صاحب میرے خیال میں وہ کوئسچن لے کر آیا تھا، تو میڈم سپیکر صاحبہ، یہ جو کہہ رہے ہیں، کچھ نام پارلیمنٹیرینز سے لئے گئے تھے لیکن میں آپ کو بتادوں کہ ایک ایک ویلج کونسل میں ہم نے بیس پچیس نام دیئے، تین دفعہ اس کو ہمیں دوبارہ بھیجا گیا کہ یہ لوگ مستحق نہیں ہیں کیونکہ یہ جو بے نظیر انکم سپورٹ کا جو Criteria ہے اس کے نیچے یہ نہیں آ رہے، تو وہ پچیس پچیس ناموں کے ہم سے وہ اس کی Verification نہیں کر رہے اور اس طرح بہت سے لوگ پھر رہ بھی گئے، تو یہ تو Totally بے نظیر انکم سپورٹ کا جو ڈیٹا ہے، اس پہ دیئے گئے تھے، اس میں کسی گورنمنٹ کا کوئی Role تھا ہی نہیں۔ اس کے علاوہ میڈم سپیکر صاحبہ، اگر یہ چاہتے ہیں کہ، اگر ہمارے جو پاراچنار سے ایم پی اے صاحب کہہ رہے ہیں کہ وہاں پہ کسی کو نہیں ملا تو یہ Right of Information کے ذریعے چلا جائے، اپنے ڈسٹرکٹ کے وہاں سے سوشل ویلفیئر آفیسر اور ڈی سی سے ڈیٹا مانگے، وہ ان کو ڈیٹا دے دیں گے اور یہاں اس کو ہم Oppose کرتے ہیں۔ میڈم سپیکر، اس پہ بحث کی ضرورت نہیں ہے، اگر

اپوزیشن والے چاہتے ہیں کہ اس پہ ہم ووٹنگ کرادیں تو ہم ووٹنگ کراتے ہیں، تو Simple یہی ہے۔
تھینک یو جی۔
محترمہ ڈپٹی سپیکر: ووٹ کرتے ہیں۔ جی ریحانہ اسماعیل صاحبہ، ذرا شارٹ اپنا کوئسچن کرلیں، مائیک On کریں ریحانہ اسماعیل صاحبہ کا۔
محترمہ ریحانہ اسماعیل: شکریہ میڈم سپیکر، اس پہ میرا بھی کوئسچن ہے لیکن ابھی وہ ایجنڈے پہ نہیں آیا۔ جس طرح عدنان صاحب نے کوئسچن دیا ہے، اس بار پھر آپ لوگ رمضان پیکیج کی تقسیم کررہے ہیں لیکن ابھی جو منسٹر صاحب نے کہا کہ یہ بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے تحت نام تھے وغیرہ لیکن یہاں آپ کے جواب یہ جز تھری میں آپ دیکھیں، "تمام سیاسی اور سماجی اشخاص بشمول سیاسی نمائندے، ایم پی ایز نے مستحقین کی نشاندہی کی تھی، نیز علاقے کے لوگوں نے اپنی مدد آپ کے تحت بھی مستحقین کی نشاندہی کی تھی"، تو جناب، یہ تو بہت تضاد ہے آپ کی بات میں، Written میں آپ کہہ رہے ہیں کہ ایم پی ایز اور وہاں کے لوکل لوگوں نے نشاندہی کی تھی، یہاں پر کچھ اور کہہ رہے ہیں، ابھی Coming جو آپ کا رمضان پیکیج ہے، اس کا بھی یہی حال ہونے والا ہے جو پچھلی بار ہوا تھا، یہاں پر اس سائڈ بیٹھے جو اپوزیشن کے لوگ بیٹھے ہیں، وہ اپنے لئے آپ سے بھیک یا خیرات نہیں مانگ رہے، یہ مستحق لوگ ان کے پاس بھی آتے ہیں، وہ بھی نشاندہی کر سکتے ہیں، یہ صرف آپ لوگ گورنمنٹ کیسے نام لیتے ہیں اور مستحقین تک پہنچتے ہیں یا نہیں؟ تو اس میں شفافیت ہونی چاہیئے، ہمارا کوئسچن یہ ہے کہ اگر آپ ہی تقسیم کررہے ہیں لیکن صحیح بندوں تک پہنچنا چاہیئے۔ شکریہ جناب۔
محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی عدنان صاحب، شارٹ شارٹ ایک وہ کریں۔
جناب عدنان خان: دیکھیں، میں صرف ایک Verification وہ کررہا ہوں کیونکہ یہ میرا کوئسچن ہے، اس میں منسٹر صاحب نے بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کی بات کی، میرے سامنے ان کا Provide کردہ جواب ہے، اس میں کہیں بھی اگر بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے Regarding کوئی بھی لفظ بھی آپ کو نظر آجائے پھر ہم مانتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہاں پہ آپ صرف The cabinet decided as under میڈم سپیکر، صرف وہ پیرا (v) پڑھ لیں۔
(v) While political representatives will identify deserving recipients, the committee constituted under the Deputy Commissioner shall be responsible for scrutiny of the recipients.

تو اس میں تو طریقہ کار واضح کیا گیا ہے، اس میں بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کا کوئی ذکر نہیں ہے، اگر اس کے تحت یہ ہوا ہے تو ہم مانتے ہیں کہ بالکل شفافیت ہوئی ہے، یہ نہیں مانتے ہیں تو ٹھیک ہے وہ Put کر دیں، Yes or No کا کہہ دیں کیونکہ میجارٹی ہے، وہ مان لیں گے لیکن صرف یہ میں پوائنٹ واضح کر رہا تھا کہ بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کا کوئی ذکر ہی نہیں ہے، Cabinet decision ہے۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آفتاب عالم صاحب، منسٹر فار لاء، اس کو ہم ووٹ کے لئے Put کرتے ہیں۔

وزیر قانون: میڈم، اپوزیشن سے بڑی معذرت سے، لیکن اس طرح ایک ایک سوال پہ آٹھ آٹھ بندے اٹھیں گے اور بولیں گے تو میرے خیال میں یہ پھر معاملات آگے کس طرح چلیں گے؟ آگے بہت زیادہ بزنس ہے۔ میڈم، اس طرح ہے، دیکھیں یہاں پہ تو ظاہری بات ہے کہ ذکر نہیں ہے، جو Criteria تھا بے نظیر انکم سپورٹ کا یا دوسرا "احساس پروگرام" کا، لیکن یہ تو ہم کہہ رہے ہیں کہ اسی کی بنیاد پہ اسی Criteria پہ ان ناموں کو Filter کیا گیا، بار بار Filter کیا گیا، بار بار نام مانگے گئے، جہاں تک ان کا ایک یا دو، عدنان صاحب تو Basically بنوں سے ہیں لیکن وہ بات کر رہے ہیں کرم ڈسٹرکٹ کی، تو میرے خیال میں وہ اپنے Concerned district میں جائیں، جہاں پہ جن جن کو Reservations ہیں، وہ وہاں پہ جس طرح ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ اپنے 'کنسرنڈ' ڈپٹی کمشنر کو اور سوشل ویلفیئر کو Application دے دیں، آپ کو تمام تفصیل مل جائے گی، یہ بڑا Transparent طریقے سے ہوا ہے۔ میڈم، اس کے اوپر میرے خیال میں ووٹنگ کرا دیں، اس کو ہم Oppose کرتے ہیں، نہیں بھیجنا چاہتے ہیں، کوئی ضرورت نہیں ہے۔ تھینک یو۔

Madam Deputy Speaker: Is it the desire of the House that Question No. 451, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was dropped)

Madam Deputy Speaker: The 'Noes' have it. The motion is defeated.

غیر نشاندار سوال اور اس کا جواب

213 محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر خزانہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ایم فل الاؤنس کے لئے مختلف محکمہ جات کے سینکڑوں ملازمین کی طرف سے درخواستیں محکمہ خزانہ کو موصول ہوئی ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ من پسند مخصوص لوگوں کو یہ الاؤنس دیا گیا ہے اور میرٹ سے ہٹ کر فیصلے کئے گئے ہیں؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو محکمہ کے پاس ایم فل کے کتنے کیسز الاؤنس کیلئے پینڈنگ ہیں اور کتنے ہو چکے ہیں، کی تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب علی امین خان (وزیر اعلیٰ)</u>: (الف) ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) درست نہیں ہے، یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ محکمہ خزانہ ایم فل / پی ایچ ڈی الاؤنسز کی منظوری صوبائی حکومت کے متعلقہ قواعد / پالیسی کے ذریعے دیتا ہے۔ مزید یہ کہ محکمہ خزانہ نے وقتاً فوقتاً ایم فل اور پی ایچ ڈی الاؤنسز کی منظوری مختلف محکموں کو دی ہے۔

(ج) مزید یہ کہ تقریباً گیارہ سو سے زائد کیسز موصول ہوئے ہیں اور محکمہ خزانہ نے مختلف محکموں کو یہ الاؤنس منظور کیا ہے، (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔ تاہم یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ صوبہ مالیاتی مسائل / بحران سے گزر رہا ہے، لہذا منظوری بتدریج دی جاتی ہے اور باقی کیسز پالیسی کے مطابق کارروائی میں لائے جائیں گے۔

اراکین کی رخصت

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: Leave applications: ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کے لئے درخواستیں ارسال کی ہیں: جناب ہشام انعام اللہ صاحب، ایم پی اے، 29 یوم کے لئے؛ جناب تاج محمد صاحب، ایم پی اے، تین یوم کے لئے؛ جناب فضل الحق صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب ریاض خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب فیصل خان ترکئی صاحب، منسٹر، آج کے لئے؛ جناب مشتاق احمد غنی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب محمد سہیل آفریدی صاحب، معاون خصوصی، آج کے لئے؛ جناب طارق محمود آریانی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب چن زیب صاحب، مشیر، آج کے لئے؛ محترمہ عاصمہ عالم صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے؛ سید فخر جہاں صاحب، منسٹر، آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

<u>Madam Deputy Speaker</u>: The leave is granted.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

<u>Madam Deputy Speaker:</u> Mr. Zar Alam, MPA, to lease move his call attention notice No. 195. Mr. Zar Alam Khan Sahib.

جناب زر عالم خان صاحب کا مائیک On کریں۔

<u>جناب زر عالم خان:</u> اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ شکریہ میڈم سپیکر، میں وزیر برائے محکمہ صحت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ PK-85 ضلع نوشہرہ میں بے نظیر میڈیکل کمپلیکس رسالپور اور بی ایچ یو بابا جی کلے خویشگی تقریباً بیس سالوں سے ویران پڑے ہیں، ان دونوں عمارتوں میں نہ کوئی سٹاف ہے اور نہ کوئی دیکھ بھال کرنے والا ہے جس سے عوام میں سخت تشویش پائی جاتی ہے، لہذا حکومت اس اہم مسئلے کے حل کے لئے فوری طور پر سٹاف مہیا کرے۔ شکریہ جی۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> جناب احتشام صاحب۔

<u>جناب احتشام علی (مشیر صحت):</u> میڈم، معزز ممبر صاحب نے جو کوسچن Raise کیا ہوا ہے، اس پہ میری متعلقہ ڈی ایچ او صاحب سے بات ہوئی ہے، چونکہ یہ 1990 میں بنا تھا سپورٹس کمپلیکس، یہ جو People's Works Programme (PWP, 1988) تھا اس ٹائم اور کچھ اس طرح کی کنسٹرکشن ہوئی تھی اس میں، تو اس کا ریکارڈ میں نے متعلقہ ڈی ایچ او صاحب سے طلب کیا ہے کہ آپ یہ چیک کر لیں، چونکہ اس ٹائم میرے خیال میں نوشہرہ پشاور ڈسٹرکٹ کے ساتھ تھا تو اس پہ وہ کام کر رہے ہیں، ان شاء اللہ کوشش کریں گے، اگر ان کی Mutation ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو ہوئی ہے تو پھر ہم اس کو Proper طریقے سے Run کریں گے کیونکہ یہ 1990 سے اس طرح میرے خیال میں پڑا ہوا ہے کہ اس میں نہ ڈاکٹرز ہیں، نہ کوئی اور سٹاف ہے، تو اگر یہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو منتقل ہوئی ہے تو پھر ہم چیک کریں گے کہ اس کی Handing / taking ہوئی ہے کہ نہیں؟ اور جو کنسٹرکشن ادھر ہوئی ہے، اس کنسٹرکشن کے حوالے سے بھی ہم چیک کریں گے، تو ان شاء اللہ پھر معزز ممبر صاحب کو بلا کے اس کے سامنے سارا ریکارڈ رکھیں گے اور کوشش کریں گے کہ اس بی ایچ یو کو ہم آپریشنل کر لیں، چیک کر لیتے ہیں کہ اگر یونین کونسل میں، چونکہ ایک یونین کونسل میں ایک ہی بی ایچ یو ہے، اگر اس کا متبادل بی ایچ یو ہے تو ہم اس کو Strengthen کر لیتے ہیں، اگر نہیں ہے تو پھر اس بی ایچ یو پہ ہم ان شاء اللہ وتعالیٰ فوکس رکھیں گے کہ اس کو ہم آپریشنل کر لیں۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> جی، زر عالم خان صاحب۔

جناب زر عالم خان: میڈم سپیکر، یہ جو بی ایچ یو ہے، یہ ایک ہی بی ایچ یو ہے اور اس کی سخت ضرورت ہے اور ادھر تین لاکھ کی آبادی ہے، تو یہ تو بی ایچ یو کا تو فوراً آرڈر دے سکتے ہیں ڈی ایچ او صاحب کو کہ یہ فوراً کھول لیں، تو بہت مہربانی ہو گی۔ میڈیکل کمپلیکس والا مسئلہ تو بہت بڑا ہے لیکن یہ بی ایچ یو کا آرڈر ابھی کریں، یہ ڈی ایچ او صاحب سے رابطہ کریں اور دو تین لاکھ آبادی پر مشتمل گاؤں ہے اور اس میں ایک ہی بی ایچ یو ہے اور وہ بیس سال سے بند ہے اور ویران پڑا ہے، تو اس کا ذرا فوری حل نکالیں، مہربانی، تھینک یو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی احتشام صاحب۔

مشیر صحت: ان شاء اللہ اس کو چیک کر کے کر دیں گے۔

جناب داؤد شاہ: میرا بھی ایک کوسچن ہے میڈم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نہیں، اس پر بات نہیں ہو سکتی، نہیں نہیں، آپ اپنا الگ کال اٹینشن لے کر آؤ۔

Mr. Muhammad Abdul Salam, MPA, to please move his call attention notice No. 202. Abdul Salam Sahib.

Mr.Muhammad Abdul Salam: Thank you, Madam Speaker. I would like to draw the attention of Minister for Establishment towards an important issue that the government has reserved ten percent quota for the employees of Civil Secretariat in PMS, while the employees of the others departments like Provincial Assembly Secretariat, Judiciary, Police, Education, Agriculture, Health and other attached departments have been ignored and no quota has been reserved for these employees, which is a sheer injustice with such employees and the same has caused a serious concern amongst them, who seek equal career advancement opportunities through a fair inclusive policy.

میډم سپیکر صاحبه، څو ورځې مخکښې خیبر پختونخوا پبلک سروس کمیشن یو دوه ایډورټائزمنټس جاری کړی وو، یو ایډورټائزمنټ د چار کروړ ساټھ لاکھ د خیبر پختونخوا آبادئ د پاره پچپن سیټونه په یو ایډورټائزمنټ کښې دا ئې مختص کړی وو، میډم سپیکر، پلیز!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی عبدالسلام صاحب۔

جناب محمد عبدالسلام: او یو بل اشتهار چې هغه صرف د سول سیکرټریټ د دو تین هزار ملازمینو د پاره وو، هغې کښې هغوی 36 سیټونه ئې هغوی ته مختص کړی وو او دغه 36 سیټونو باندې صرف د سول سیکرټریټ ایمپلائز هغې کښې Apply

کولے شی۔ د هغې نه علاوه نور د صوبائی گورنمنټ چې کومې محکمې دی، ایجوکیشن دے، هیلته دے، صوبائی اسمبلی سیکرټریټ دے، پولیس دے، ایریگیشن، ایگرکلچر، څومره نور Attached departments دی، هغوی ته هغې کښې حق نشته چې هغوی هغې کښې Apply اوکړی او هغې امتحان کښې کښینې، نو دا ډیر زیات ظلم نا انصافی ده، د دغې باره کښې میډم سپیکر، پلیز زمونږ دا ریکویسټ دے، دې ایوان ته هم، تاسو ته هم چې په دغې باندې تاسو ایکشن واخلئی او دا کومه سټینډنگ کمیټی چې ده هغې ته ئے اولیږئ چې دا اشتهار دې رکاؤ شی او دیکښې څومره هم صوبائی محکمې دی، ډیپارټمنټس دی، هغې ټولو ته دې دیکښې برابر حق ملاؤ شی چې هغه ټول دیکښې Apply کولے شی ځکه صرف سول سیکرټریټ چې کوم دے، ټهیک ده هغه هم د خیبر پختونخوا ملازمین دی، د خیبر پختونخوا سره تعلق ساتی خو دا نور ډیپارټمنټس چې کوم گورنمنټ ډیپارټمنټس، هغوی هم د دې صوبې ملازمین دی، د صوبې سره سره د دې صوبې شهریان دی او د دې صوبې د حقوق هغوی هم برابر حق لری چې هغوی پکښې هم حصه واخلی۔ نو مهربانی به وی، دې باندې دغه اشتهار دې فوراً رکاؤ کړے شی او دیکښې دې ټول صوبائی محکمو ته هغې کښې Allowed دې شی چې ټول صوبائی محکمې هغې کښې Apply اوکړی۔
بل هسې هم کوټه سسټم باندې د دې نه مخکښې د سپریم کورټ فیصله هم راغلې وه، هغویDeceased son quota ختم کړې هم ده، نو دا کوټه سسټم مکمل ختمول پکار دی، دا اوپن کول پکار دی چې څومره هم سیټونه دی چې دا چار کروړ ساټه لاکه کومه آبادی ده د خیبر پختونخوا، ټول هغې کښې برابر هغوی ته حق حاصل دے چې هغوی پکښې حصه واخلی، دا نه چې صرف مخصوص کسان چې هغوی دې پکښې وی، هغوی دې خپلې اندې بس یو قطار دې هغوی لگولے وی، هغوی دې پکښې ځی مخکښې او نورو خلقو ته دې حق نه ملاؤیږی، نو مهربانی به وی دا سټینډنگ کمیټئ ته لیږل پکار دی چې د ټولو صوبائی محکمو ته، د ټولې صوبې څومره هم عوام دی چې هغوی ټولو ته برابر دیکښې حق حاصل شی۔ مهربانی جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: معزز ارکان اسمبلی! آپ پلیز اپنی اپنی سیٹوں پہ تشریف رکھیں، پلیز۔ جناب آفتاب عالم صاحب، منسٹر فار لاء، پلیز۔

وزیر قانون: میڈم سپیکر، عبدالسلام آفریدی صاحب کی طرف سے جو کال اٹنشن آیا ہے، یہ پی ایم ایس رولز، 2007 کے مطابق Ten percent quota جو Specially، یہاں پہ میڈم سپیکر، میں تھوڑا سا تفصیل میں جانا چاہوں گا کہ پی ایم ایس کی جو Distribution ہے رولز کے مطابق، وہ مختلف کوٹہ میں ہے، Fifty percent یہ Initial recruitment یعنی Open quota ہے، پبلک سروس کمیشن کے Through جو ہوتا ہے، اس کے علاوہ Seventeen percent by promotion from amongst tehsildars، یہ ہوگیا، seventeen percent Three percent by promotion from PAs, Superintendents, Office of Divisional Commissioner, Deputy Commissioner, Khyber Pakhtunkhwa, three percent quota یہ کوٹہ ہو گیا، اس کے علاوہ Twenty percent quota جو ہے وہ By promotion from amongst the Personal Assistants and Superintendents جتنے ہیں اور Ten percent کوٹہ وہ ہے جس کی عبدالسلام صاحب بات کر رہے ہیں، تو پہلے تو میرا اس کال اٹنشن پہ میڈم سپیکر، یہ اعتراض ہے کہ عبدالسلام صاحب کو اگر Objection ہے تو میرے خیال میں تمام کوٹہ کے اوپر ہونا چاہیئے، نہ کہ صرف اس Ten percent quota کے اوپر، ان کی بات ٹھیک ہے، چونکہ یہ کوٹہ 2007ء کے رولز میں دیا گیا ہے، Rule 4 کے مطابق اور اس کوٹے کو باقی سیکرٹریٹ کی طرف سے چیلنج بھی کیا گیا لیکن سپریم کورٹ تک جو فیصلہ ہے، Judgment ہے، وہ سول سیکرٹریٹ کے حق میں آیا ہے، تو اس وجہ سے میڈم سپیکر، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ Wholly solely discretion پراونشل گورنمنٹ کی ہے، اس حوالے سے عبدالسلام صاحب ہماری پارلیمانی کمیٹی میں بھی بات کر سکتے ہیں، چیف منسٹر صاحب کے ساتھ، کہ تمام جتنے بھی یہ کوٹے ہیں، ان کو یا تو Revisit کریں، ظاہری بات ہے میں ان کی بات کو سیکنڈ کرتا ہوں کہ Parity ہونی چاہیئے، Disparity نہیں ہونی چاہیئے لیکن At least یہاں پہ باقی بھی کافی کوٹے ہیں، تو اس پہ بات ہو سکتی ہے، ہماری پارلیمانی پارٹی کے اجلاس میں بھی ہم چیف منسٹر صاحب کو Suggest کر سکتے ہیں اور یہ رولز چونکہ پراونشل گورنمنٹ ہی بناتی ہے اور یہ 2007ء کے رولز ہیں، ادھر سے ہوتے آرہے ہیں اور Already اس پہ سپریم کورٹ کی Judgment آچکی ہے، اس کو چیلنج کیا گیا تھا، اس Ten percent

Ten یعنی اسی quota کو جو کہ سپریم کورٹ نے اس کو Set a side کر دیا تھا، جو ہائی کورٹ کا فیصلہ ہے، percent جو سول سیکر ٹریٹ کا کوٹہ جو کہ کمیشن کے Through ہوتا ہے، ڈائریکٹ نہیں ہوتا ہے میڈم سپیکر، یہ بھی Clarity ہونی چاہیئے کہ یہ Through کمیشن ہوتا ہے لیکن ان کی بات ٹھیک ہے کہ یہ سول سیکر ٹریٹ سے ہوتا ہے، صرف سیکر ٹریٹ کے جتنے بھی جونیئر کلرک سے لیکر سپر نٹنڈنٹ اور پرائیویٹ سیکر ٹریز تک، تو From amongst them جو ہے یہ Ten percent quota جو ہے وہ Consider کیا جاتا ہے، تو یہ معاملات ہیں۔ میڈم سپیکر، میری Suggestion ہے کہ اس کو کمیٹی بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے اور اگر عبدالسلام صاحب چونکہ ہماری ٹریژری بینچز سے ان کا تعلق ہے، اگر ان کو اس کے اوپر Objection ہے تو چیف منسٹر صاحب کے ساتھ اس کو Take up کریں اور میرے خیال میں ہم بھی کچھ حد تک اس کو سیکنڈ کریں گے اور وہاں پہ اس رولز کو Revisit کیا جا سکتا ہے۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: عبدالسلام صاحب۔

<u>جناب محمد عبدالسلام</u>: جی صحیح ہے میڈم۔ آفتاب عالم صاحب، شکریہ مہربانی، انہوں نے تائید کی میری، اس کو سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیجنے کی۔ میڈم سپیکر، سیکشن آفیسر کی پروموشن کا جو Exam فیڈرل گورنمنٹ جب کرتی ہے تو وہ اس کے ساتھ جتنے بھی Attached departments ہیں، وفاقی حکومت کے تقریباً 88 کے قریب Attached departments ہیں، اس میں سب کو Exam دینے کی اجازت ہوتی ہے، سب اس میں وہ Exam دے سکتے ہیں، اس میں شامل ہو سکتے ہیں، تو یہاں پر پھر کیوں اس کو مخصوص صرف چند سو لوگوں کے لئے وہ مختص کیا ہوا ہے، یہ پورے صوبے کے عوام کا حق ہے، پورے صوبے کے عوام کو یہ بالکل کھلا چھوڑ دیں، یہ ہر ایک کا حق ہے کیونکہ اس کوٹے کی وجہ سے قابل لوگ رہ جاتے ہیں امتحان سے، تو اوپن میرٹ پر رکھ دیں، ہم تو میرٹ کے خلاف نہیں ہیں، کمیشن کا Exam ہے اوپن، چار کروڑ ساٹھ لاکھ کی آبادی کے لئے بالکل اوپن رکھ دیں تاکہ قابل لوگ آگے آسکیں اور ایک مخصوص طبقہ جو ہے وہ اس کے لئے نہ ہو، میری یہی ریکویسٹ ہے، پورے صوبے کے عوام کا مسئلہ ہے، تو اس لئے مہربانی ووٹنگ کر کے سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیج دیں۔

(عصر کی اذان)

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: جی عارف صاحب، عارف صاحب کا مائیک On کریں، پلیز۔

جناب محمد عارف: شکریہ میڈم سپیکر، میری گزارش ہے منسٹر صاحب سے، آپ سے بھی اور پورے ہاؤس سے کہ سلام صاحب نے بڑا Valid point اٹھایا ہے، ایک تو یہ ہے کہ اگر یہ کوٹہ ہے، پہلے تو یہ ہے کہ یہ سارے کوٹے ختم ہونے چاہئیں، مطلب اوپن میرٹ پہ سب کچھ کرنا چاہیئے لیکن اگر کوٹہ ہے تو صرف اور صرف سیکرٹریٹ ملازمین کے لئے کیوں؟ باقی بھی سارے ملازمین ہیں، تو میری گزارش ہے کہ اگر اس کو آپ کمیٹی کے حوالے کر دیں، وہاں پہ Briefly اس پر ڈسکشن ہو جائے گی، اگر سپریم کورٹ کا کوئی فیصلہ ہے تو وہ بھی اس میں آ جائے گا، اس کو بھی ڈسکس کر سکتے ہیں، تو Kindly میری گزارش ہے منسٹر صاحب سے بھی، آپ سے بھی اور پورے ہاؤس سے کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے، وہاں پہ اس پر ڈسکشن ہو جائے گی اور کوئی نتیجہ وہاں پہ ان شاء اللہ نکل آئے گا۔ تھینک یو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب، اس کو کمیٹی بھیجتے ہیں؟

وزیر قانون: میڈم، میں نے دیکھیں وضاحت یہ کر دی ہے کہ یہ صرف Ten percent کا ایشو نہیں ہے، اس میں باقی بھی کوٹے ہیں جو مختص کئے گئے ہیں، مخصوص طبقے کے لئے، تو میرے خیال میں کمیٹی میں تو اس کا حل نہیں نکلنے والا، چیف منسٹر صاحب سے یہ بات کر لیں تو بہتر ہو گا، ان رولز میں اگر ان کو کوئی Observations ہیں اور ان کی Genuine reservations ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عبدالسلام صاحب، آپ منسٹر صاحب کی بات سے Agree کرتے ہیں کہ نہیں؟ وہ تو چیف منسٹر صاحب سے بات کرنے کا کہہ رہے ہیں، اگر اس کے ساتھ مل بیٹھ کر بات کریں آپس میں تو میرے خیال سے اس کا کوئی حل نکلے گا، اگر نہیں تو ہم کمیٹی کو ریفر کریں۔

جناب محمد عبدالسلام: میڈم سپیکر، سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیج دیں، ادھر ڈیٹیل اس پر بحث ہو گی، رولز میں اگر کچھ ہے۔ دوسرا کوٹہ سسٹم پہ وہ بات کریں، اس پہ بھی بات ہو جائے گی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، عبدالسلام صاحب۔

Is it the desire of the House that the call attention notice No. 186, moved the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The call attention notice is referred to the Committee concerned. Janab Shafi Jan Sahib.

جناب شفیع اللہ جان: بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔ تھینک یو میڈم سپیکر۔10 فروری سے جناب وزیراعظم عمران خان صاحب کواور سابق خاتون اول بشریٰ بی بی صاحبہ کو قید تنہائی میں ڈالا گیاہے، جو10 فروری سے اس ملک میں اس ملک کے مقبول ترین لیڈر عمران خان صاحب کے ساتھ جو سلوک روار کھا گیاہے جیل کے اندر، وہ جیل مینول کی Completely violation کر رہے ہیں۔ میڈم سپیکر،10 فروری سے سابق خاتون اول بشریٰ بی بی سے نہ کوئی Lawyer مل سکتاہے، نہ ہی کوئی ان کو قانون دان جوان سے ملنا چاہتے ہیں،ان کی رسائی ہے اوراسی طرح وزیراعظم عمران خان صاحب کے ساتھ نہ ہی کوئی سیاسی قیادت مل سکتی ہے۔ منگل کے دن صرف ان کے وکلاء بیس منٹ کے لئے ان سے ملے ہیں اور جو ملاقات وہاں پہ ہوئی ہے،وہ پولیس کی کسٹڈی کے اندر ہوئی ہے، وہاں پہ رولز کی جو جو Violation یہ کر سکتے تھے،انہوں نے کیاہے اور صرف بیس منٹ کی ملاقات ہوئی ہے،ان کی فیملی کو صرف بیس منٹ کے لئے ملنے دیا گیا۔ میڈم سپیکر، ہم سب کو پتہ ہے کہ اس وقت عمران خان صاحب کے ساتھ جو ہو رہاہے،وہ کون کر رہاہے؟ یہ شعور عمران خان صاحب نے اس ملک کو دیاہے اور اس ملک کے بچے بچے کو پتہ ہے کہ ایک کرنل کے حکم پہ پورے جیل کے مینول کی Full violation کی جارہی ہے، صرف ایک کرنل کے حکم پہ۔ میڈم سپیکر، اس کے برعکس جب آصف زرداری صاحب جیل میں تھے، جب نواز شریف صاحب جیل میں تھے توان کے لئے VIP rooms ہوتے تھے،ان کو توپورے پورے گیسٹ ہاؤس ملے ہوئے تھے،پورے پورے،ان کے ساتھ Cook بھی ہوتا تھااور ایک ٹائم پہ 120 لوگ ملتے تھے،آپ جیل کا ریکارڈ اٹھائیں،اور جب نواز شریف صاحب جیل میں تھے تو ایک ہی دن،ایک ہی ٹائم میں120 لوگوں نے ملاقات کی اور اس کے برعکس اس ملک کے مقبول ترین لیڈر کے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟ میڈم سپیکر، بات یہ ہے کہ پچھلے دو سال سے نہ عمران خان صاحب کے Platelets گر رہے ہیں، نہ وہ بیمار ہو رہے ہیں، نہ وہ ہسپتال جارہے ہیں، نہ وہ جیل سے باہر سے آنے کا کہہ رہے ہیں، وہ سسٹم کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہہ رہے ہیں کہ آپ کا مقابلہ میں کروں گا اور عمران خان کی ڈکشنری میں "ہار" کا لفظ نہیں ہے۔ (تالیاں) پہلی دفعہ اسٹیبلشمنٹ کا مقابلہ ایک پٹھان سے ہے،پہلی دفعہ ایک لیڈر ان کے سامنے کھڑا ہوا ہے جو اس ملک کی،اس قوم کی بات کر رہاہے،پہلی دفعہ اس بندے سے ان کا مقابلہ ہے جو Bowling وہ کرتا تھاتو گیارہ فیلڈرز کو سلپ(Slip) میں کھڑا کر دیتا تھااور بیٹسمین جب ایک دفعہ آؤٹ ہو جاتا تھا، دوبارہ وہ بیٹسمین جب کہتا تھا کہ جی وہ امپائر نے فیصلہ غلط دیا، میں آؤٹ نہیں

تھا، یہ اس کو دوبارہ بلاتا تھااور دوبارہ کھڑا ہوتا تھا، وہ دوبارہ اس کو آؤٹ کرتا تھا۔ تو میڈم سپیکر، "ہار" کالفظ عمران خان کی ڈکشنری میں نہیں ہے اور ان شاء اللہ عمران خان جیل سے سرخرو ہو کر نکلے گا۔ میڈم سپیکر، دوسری مضحکہ خیز بات یہ ہے کہ اس ملک کی سرحدوں کی حفاظت کرنے والے جب پریس کانفرنس کرتے ہیں، وہ برملا کہتے ہیں کہ جن کو اس ملک کی پالیسیز سے مسئلہ ہے وہ یہ ملک چھوڑ سکتے ہیں، میرا پیغام ان کے لئے یہ ہے کہ اس ملک کی پالیسی کا فیصلہ یہاں کی پولیٹیکل لیڈرشپ کرے گی، (تالیاں) یہاں کے عوام کے ووٹ سے آئے ہوئے نمائندے کریں گے، آپ کون ہوتے ہیں کہ اس ملک کی پالیسی کی بات کریں گے؟ ان شاء اللہ جب تحریک انصاف کی حکومت آئے گی، جب عمران خان اس ملک کا وزیراعظم بنے گا تو اس ملک میں ایک آزاد خارجہ پالیسی آئے گی اور اس آزاد خارجہ پالیسی کے مطابق آپ سرحدوں پہ مامور ہوں گے اور پاکستان کی بھاگ دوڑ پاکستان کے پولیٹکل لوگ کریں گے۔ میڈم سپیکر، لیڈر جو ہوتا ہے وہ ہمیشہ آگے دیکھتا ہے، لیڈر جو ہوتا ہے وہ دیوار کے پیچھے دیکھتا ہے، لیڈر جو ہوتا ہے وہ اس چیز کو دیکھتا ہے جو عام لوگ نہیں دیکھ سکتے، جب افغان 'وار' شروع ہوئی، وزیراعظم عمران خان فلور پہ کھڑے ہوتے ہیں اور وہ یہ کہتے ہیں کہ افغان 'وار' میں جانا، افغان 'وار' میں پاکستان کو دھکیلنا خودکشی کے مترادف ہے اور پھر وقت نے ثابت کیا کہ عمران خان نے فلور کے اوپر جو کہا تھا کہ آپ آخر میں آئیں گے مذاکرات کریں گے، پھر وہی ہوا کہ آپ مذکرات کے لئے بیٹھے۔ جب یوکرائن اور روس کی جنگ چھڑی تو خان صاحب کا دورہ تھا روس کا، بڑی تنقید ہوئی کہ ہمیں روس نہیں جانا چاہیئے تھا لیکن عمران خان کا فیصلہ جو روس جانا تھا، وہ بھی آج صحیح ثابت ہوا۔ میڈم سپیکر، اس وقت فاٹا میں جو حالات ہیں، جو ہمارے ساؤتھ ریجن میں حالات ہیں، جو دہشتگردی کی ایک نئی لہر کی بات ہو رہی ہے، کرک میں پرسوں دن ایک امن مارچ ہوا ہے، لکی مروت میں ہونے والا ہے، یہ جو ایک نئی جنگ چھڑنے کی بات کر رہے ہیں اور ہمارے خون کو دوبارہ ڈالروں کے عوض بیچنے کی تیاری کر رہے ہیں کیونکہ ہمیشہ پختونوں کے خون کو ڈالروں کے عوض بیچا گیا ہے، تو پوری تحریک انصاف عمران خان اور پورا ہمارا جتنا بھی یہ ہاؤس ہے، وہ اس بات کو Condemn کرتا ہے کہ اگر کوئی بھی آپریشن ہو گا اس KP میں تو وہ اس ہاؤس کی مرضی سے ہو گا، یہاں پہ جو پولیٹیکل پارٹی کی حکومت ہے، تحریک انصاف کی، اس کی مرضی سے ہو گا، یہ اب اسلام آباد میں بیٹھ کر اے سی کے کمروں میں بیٹھ کر، سوٹ پہن کر، ٹائی پہن کر اپنے فیصلے ہمارے اوپر مسلط نہیں کریں گے، نہ ہی ہم ان کے فیصلوں کو مانیں گے۔ میڈم سپیکر، ایک وقت آئے گا اور یہ وقت بہت دور نہیں ہے، تاریخ

بڑی بے رحم ہے اور تاریخ کسی کو معاف نہیں کرتی اور جو فیصلے آج ہو رہے ہیں، جو ہر ادارے میں مداخلت ہو رہی ہے، جو ایک Undeclared Marshal Law، اس ملک میں اس وقت جمہوریت نام کی کوئی چیز نہیں ہے، ایک کرنل بیٹھ کر فیصلے کرتا ہے، یہ جو ہو رہا ہے یہ تاریخ ان سب کو بے نقاب کرے گی اور جو لوگ اس ظلم میں ملوث ہیں، جو لوگ اپنی کرسی کا غلط فائدہ اٹھا رہے ہیں، جو لوگ چھبیسویں ترمیم میں جو انہوں نے اس ملک کے ساتھ کیا، اس ملک کے نمائندوں کے ساتھ کیا، تحریک انصاف کے ایم این ایز کے ساتھ کیا، وہ سب آپ کے سامنے ہیں۔ میڈم سپیکر، تاریخ بڑی بے رحم ہے اور تاریخ میں یہ لوگ بے نقاب ہوں گے۔ میڈم سپیکر، یہ بات کان کھول کر سن لیں کہ پاکستان کی ریاست اور پاکستان کی سیاست عمران خان کے بغیر ممکن نہیں ہے، پاکستان کی ریاست نے آگے بڑھنا ہے، پاکستان کی سیاست نے آگے بڑھنا ہے تو عمران خان ہی اس کو آگے لے کر جائے گا اور عمران خان ہی اس ملک کا وزیراعظم بنے گا، یہ دیوار پہ لکھا ہوا ہے اور یہ جو ظلم کر رہے ہیں، جتنا ظلم یہ کر سکتے ہیں کر لیں، جس کو قید تنہائی میں ڈالنا ہے ڈال دیں، اگر یہ کہتے ہیں کہ ہم کسی کو قید تنہائی میں ڈالیں گے یا اس کی پارٹی کے ساتھ جو کریں گے تو عمران خان ٹوٹ جائے گا، عمران خان کی ڈکشنری میں "ہار" کا لفظ نہیں ہے، وہ سرخرو ہو کر باہر نکلے گا۔ میڈم سپیکر، قوم کے مقبول ترین لیڈر کو انہوں نے جیل میں ڈالا ہوا ہے، اس کی پارٹی کو جو ووٹ ملے تھے، جو مینڈیٹ ملا تھا، اس پہ انہوں نے ڈاکہ ڈالا ہے، ماؤں بہنوں کی عزتوں کو انہوں نے رسوا کیا ہے، چھبیسویں ترمیم کی آڑ میں، الیکشن کی آڑ میں یہ جتنا بھی ظلم کر لیں اور اس کے بعد انہوں نے زرداریوں کو اور شریفوں کو اس ملک پر مسلط کیا ہے تو یہ کرنے والے کون ہیں؟ یہ پریس کانفرنس میں کہتے ہیں کہ Who are you? ہم کہتے ہیں کہ Who are you? آپ ہوتے کون ہیں کہ آپ مینڈیٹ پہ بھی ڈاکہ ڈالتے ہیں، آپ لیڈرز کو جیل میں بھی بند کرتے ہیں، آپ نے Undeclared Marshal Law بھی لگایا ہوا ہے، وہ وقت دور نہیں ہے جب ان سب کا احتساب ہو گا اور ان شاء اللہ یہ احتساب بہت جلد ہو گا۔ آخر میں میڈم سپیکر، میں اپنی بات اس بات پہ ختم کرنا چاہوں گا کہ قید تنہائی ہو، جیل کی سختیاں ہوں یا پارٹی کے ساتھ انہوں نے جو بھی کرنا ہے کر لیں، وہ شخص نہ ٹوٹے گا، نہ ٹوٹنے والا ہے، وہ شخص ان کے اعصاب پہ سوار ہے اور ان شاء اللہ وہ شخص اس ملک کا دوبارہ وزیراعظم ضرور بنے گا۔ بہت شکریہ آپ کا۔

(تالیاں)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جناب مینا خان صاحب۔

جناب مینا خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ۔ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ۔ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي۔ يَفْقَهُوا قَوْلِي۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ تھینک یو میڈم سپیکر، میرے بھائی نے بھی بات کی اور میں بھی اسی موضوع کے اوپر بات کرنا چاہوں گا۔ میڈم سپیکر، پاکستان تحریک انصاف اوراس کی قیادت کے ساتھ اور پھر Particularly چیئرمین عمران خان صاحب اور ان کی اہلیہ بشریٰ بی بی کے ساتھ جو ظلم زیادتی، جو فسطائیت پچھلے ڈیڑھ دو سالوں سے جاری ہے، وہ کم ہونے کا نام نہیں لے رہی اور پچھلے تقریباً دو ہفتوں سے چیئرمین عمران خان صاحب کے ساتھ جو ملاقاتوں کا سلسلہ تھا، جو ان کا بنیادی حق ہے اور جس میں کورٹ کا Decision ہے کہ چیئرمین صاحب کے ساتھ ملاقاتیں ہوں گی، اس ملاقات کے اوپر پابندیاں لگائی گئیں، ان سے ملاقاتیں نہیں چھوڑی جا رہیں، کسی کی ملاقاتیں نہیں کرائی جا رہیں اور وہ تو وہ، اس کے بعد اب چونکہ اسلام آباد ہائی کورٹ کا ایک آرڈر ہے جس میں واضح طور پہ بتایا گیا ہے کہ عمران خان صاحب سے اس کا ذاتی معالج ملے گا، مل سکتا ہے، اس کا علاج کرے گا لیکن اسلام آباد ہائی کورٹ کے آرڈرز کی بھی دھجیاں اڑائی گئی ہیں اور اس وقت چیئرمین صاحب سے نہ تو پولیٹیکل ملاقاتیں کرائی جا رہی ہیں اور نہ ہی ان کے معالج کی ان سے ملاقات ہو رہی ہے۔ میڈم سپیکر صاحبہ، جو فسطائیت، جو ظلم ہماری پارٹی، ہمارے قائد کے ساتھ ہو رہا ہے، جو ہمارے کارکنان کے ساتھ ہو رہا ہے، اس کے لئے ہم نے ہر فورم، ہر دروازہ کھٹکھٹایا اور کوشش کی ہے کہ کہیں سے انصاف ملے، ہم نے اپنا بنیادی حق جو ہے جو کہ احتجاج کا ہے، وہ احتجاج ہم نے کیا، وہ احتجاج اسلام آباد کی طرف لے کر گئے، سوچ یہی تھی کہ اس وقت کے فرعونوں کو کب عقل آئے گی، ان کی عقل ٹھکانے آئے گی لیکن نہیں آئی، شیل برسائے گئے، لاٹھی چارج کیا گیا اور آخر تک کہ گولیاں برسائی گئیں اور پھر آخر میں "Who are you?" کہا گیا لیکن اس سے وہ ٹس سے مس نہ ہوئے بلکہ سختیاں مزید بڑھتی گئیں اور ذہن میں یہی تھا کہ کہیں پہ عمران خان صاحب اور اس کی پارٹی Compromised ہو کر Compromise کریں گے، میں جس لیڈر کا تربیت یافتہ ہوں اور جس سے تربیت لی ہے، اتنا جانتا ہوں کہ وہ کبھی Compromise نہیں کرے گا لیکن یہ ہے کہ تم اپنی تمام بے شرمی کی حدود پار کر چکے ہو۔ اب جبکہ ہم نے کورٹ کا دروازہ بھی کھٹکھٹایا، جبکہ ہم نے احتجاج کا راستہ بھی اپنایا، جبکہ ہم اسلام آباد بھی آئے، جبکہ ہمارے اوپر گولیاں بھی برسائی گئیں لیکن ان کے اوپر کوئی اثر نہیں

ہے۔ میڈم سپیکر، میری رائے یہ ہے کہ اب ہمارے پاس آخری آپشن یہ بچا ہے، چونکہ یہ اسمبلی عمران خان کے ووٹ سے بنی ہے، یہاں پہ Ninety five percent لوگ عمران خان کے نمائندے ہیں، پاکستان تحریک انصاف کے نمائندے ہیں، ہمیں یہ اسمبلی اڈیالہ جیل کے باہر بٹھانی چاہیئے اور وہاں پر یہ اسمبلی کا سیشن کرانا چاہیئے اور تب تک کرانا چاہیئے کہ جب تک یہ ہماری میٹنگ عمران خان صاحب سے نہ کرائی جائے، یہ فرعون جو بنے بیٹھے ہیں، یہ جو ہمارے اوپر مسلط ہیں سن 47ء سے، جو کہ اپنے آپ کو خدا سمجھتے ہیں، تم خدا نہیں ہو، وَمَكَرُوْا وَمَكَرَاللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ، And Allah is the best planner، اللہ بہترین کار ساز ہے، تم سے پہلے بھی بہت آئے، تم سے بعد میں بھی بہت آئیں گے، ان کا حشر دیکھ لو، سمجھتے ہیں کہ جوان کی چلے گی، ایک کرنل کو بٹھایا ہوا ہے وہاں پہ اڈیالہ جیل کے اندر، وہ کٹھ پتلی کی طرح تمام چیزوں کو کنٹرول کر رہا ہے، عمران خان صاحب سے کسی کو ملنے نہیں دے رہا، یہ سمجھتا ہے کہ اس کو توڑ دے گا، توڑ نہیں سکتے، تمہارے جیسے بہت سے آئیں گے چلے جائیں گے، وہ ٹوٹے گا نہیں، وہ ملک کا لیڈر ہے۔ میڈم سپیکر، کہنے کا مقصد یہی ہے کہ ہم جبکہ عمران خان کے ووٹ سے یہاں Elect ہو کر آئے ہیں یہاں ممبر بنے ہیں، ہمیں اس کے لئے کوئی پالیسی بنانا ہو گی، کب تک یہ پاکستان کا Constitution اس طرح روندتا چلا جائے گا، Right to free trail جو ہے Constitution کے اند لکھا ہوا ہے، کدھر ہے Free trail؟ وہاں پہ عدالت جو ہے، جب ان کو بتایا جاتا ہے کہ نہیں جی آپ نے نہیں کرنا، دس دس دن کی، پندرہ پندرہ، بیس بیس دن کی وہاں پہ Date لگائی جاتی ہے، پہلے کہا جاتا ہے کہ اڈیالہ جیل کے اندر ہو گا، باہر نہیں لے کر آئیں گے، ڈر رہے تھے، جب اڈیالہ جیل کے اندر سٹارٹ ہوا، اب کہہ رہے ہیں کہ نہیں جی، وہاں پہ نہیں، تاریخیں پھر پنڈی کے اندر لگائی جاتی ہیں، تو میڈم سپیکر، عمران خان اس قوم کی امید ہے، عمران خان اس قوم کا لیڈر ہے، امت مسلمہ کا لیڈر ہے، رمضان کے مہینہ میں، یہ دوسرا رمضان آرہا ہے کہ اس کو بے گناہ کیسز کے اندر، بشریٰ بی بی کو، شاہ محمود صاحب کو، باقی قیدیوں کو بے گناہ کیسز کے اندر جو ہے بے گناہ جرم میں ان کو قید کے اندر ڈالا گیا ہے، تو یہ کب تک ہو گا؟ پارٹی کے طور پہ وہ ہم الگ سے کریں گے لیکن میرا Again یہ مطالبہ ہے کہ اس ہاؤس کا سیشن اڈیالہ جیل کے باہر ہونا چاہیئے اور ہم وہ سیشن تب تک لگائیں، بے شک اپوزیشن کے ساتھی ہمارے ساتھ نہ آئیں لیکن ہمارے حکومتی ساتھی، پارٹی کے ساتھی وہاں پہ آئیں اور تب تک لگائیں جب تک کہ عمران خان کو بنیادی حق نہیں دیا جاتا،

Free trail نہیں کرایا جاتا،ان سے ان کی سیاسی لیڈر شپ کی ملاقاتیں نہیں کرائی جاتیں،ان کے معالج کی ملاقاتیں نہیں کرائی جاتیں۔ بہت شکریہ جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جناب عبید الرحمان صاحب۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب عبید الرحمان: میڈم سپیکر صاحبہ، Rule 124 کو Rule 240 کے تحت Relax کر کے مجھے قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

Madam Deputy Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be suspended under rule 240 to allow the honourable Member to move the resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Move the resolution, please.

قرارداد

جناب عبید الرحمان: ہر گاہ کہ "کوٹو ہائیڈرو پاور پراجیکٹ" کا افتتاح 2015ء کو عمران خان نے کیا جس کی مدت تکمیل فروری 2019 تھی لیکن دس سال گزرنے کے باوجود مذکورہ منصوبہ پایا تکمیل تک نہ پہنچ سکا، چودہ ارب روپے کی لاگت سے بننے والا "کوٹو ہائیڈرو پاور پراجیکٹ" جو ہے وہ 41 میگاواٹ بجلی پیدا کر رہا ہے لیکن پیسکو 8.24 روپے فی یونٹ کے حساب سے نیپرا کو بجلی دے رہا ہے جس سے سالانہ 107 بلین روپے آمدن ہو گی جس میں ہمارے ضلع کو دس فی صد کے حساب سے صرف 17 کروڑ روپے آمدن ہو گی، لہٰذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے اس امر کی پرزور سفارش کرتی ہے کہ ضلع دیر کے مکینوں کو 8.24 روپے کے حساب سے یونٹ دیا جائے پھر باقی بجلی نیشنل گرڈ کو دی جائے، بصورت دیگر 8.24 روپے فی یونٹ سے بڑھا کر 30 روپے فی یونٹ کے حساب سے نیپرا کو بجلی دی جائے اور آمدن میں ضلع کا حصہ دس فی صد کے بجائے بیس فی صد مقرر کیا جائے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ان معزز اراکین کا نام بھی لیں جو اس قرارداد میں آپ کے ساتھ ہیں۔

جناب عبید الرحمان: اس میں گل ابراہیم صاحب ہیں، اجمل خان صاحب ہیں، محمد یامین صاحب ہیں، اعظم خان لالا صاحب ہیں اور شفیع اللہ خان صاحب کے Sign بھی موجود ہیں۔

Madam Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

اب میں اجلاس کو ملتوی کرتی ہوں۔

And we will meet again at 02:00 p.m., afternoon, the 7th April, 2025, Inshah Allah.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 7اپریل 2025ء کو بعداز دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)

(نوٹ): اسمبلی سیکرٹریٹ کے اعلامیہ۔

No.PA/Khyber Pakhtunkhwa/Bills/2025/5533 مورخہ 14مارچ 2025 کی رو سے

اسمبلی کا اجلاس 14مارچ 2025 جناب سپیکر بابر سلیم سواتی نے غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کردیا۔

جو اس سے قبل 07اپریل 2025 تک ملتوی ہوا تھا۔